يايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء ۚ واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ۚ ان الله كان عليكم رقيبا

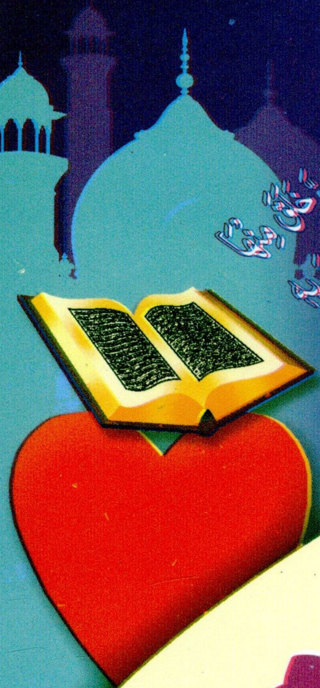

نوجوان لڑکوں کے نام...

www.KitaboSunnat.com

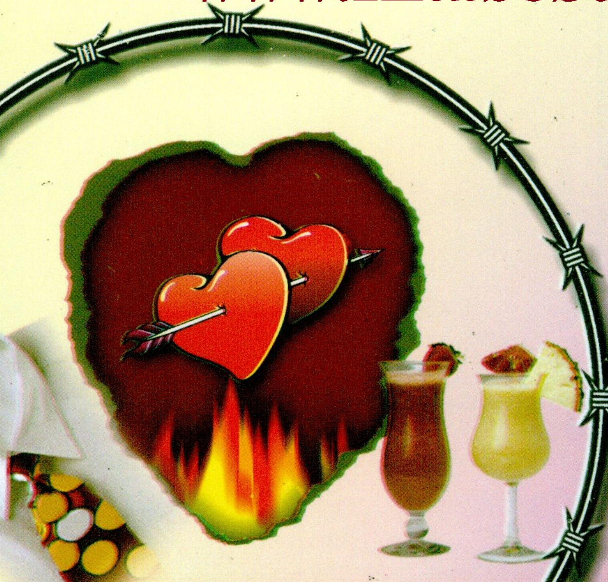

تالیف
سلمان بن فہد العودہ

ترجمہ
شوکت علی حریری

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نوجوان لڑکوں کے نام...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالابلاغ

DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

نام کتاب .... نوجوان لڑکوں کے نام

مؤلف .... سلمان بن فہد العودہ

ترجمہ .... شوکت علی حریری

نظر ثانی واضافہ .... محمد طاہر نقاش

اشاعت چہارم .... جولائی 2007ء

قیمت ....

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

● لاہور: دارالاندلس۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔
اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دارالہدیٰ 7639557۔ الحدیبیہ کیسٹ لائبریری 6365526۔
● راولپنڈی: مکتبہ ... کشمیری بازار 5535166۔ ● اسلام آباد: ... 2261356۔ ● فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار
631204۔ ● کراچی: مکتبہ نور 4965724۔ ... 7787137، مکتبہ دارالقرآن 021-2211998، مکی کتب خانہ اردو بازار۔
● پشاور: ... کتب خانہ 214720۔ ● حیدرآباد: مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

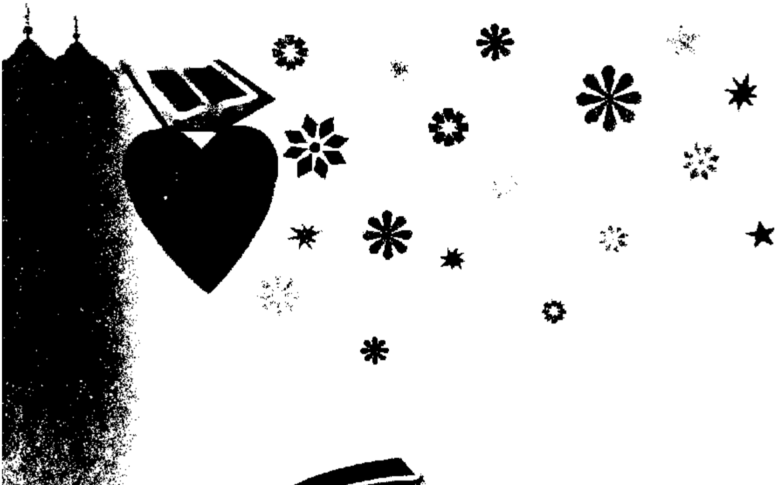

نوجوان لڑکوں کے نام...

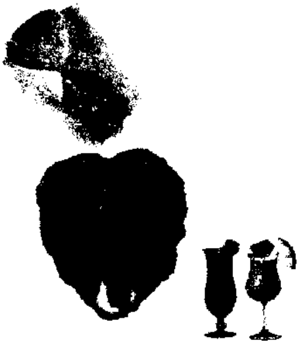

تالیف

سلمان بن فہد العودہ

ترجمہ

شوکت علی حریری

نظرثانی واضافہ

محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ

نوجوان لڑکوں کے نام

- حرفِ تمنا ۵
- لازوال محبت کیسے اور کن سے کریں؟ ۶
- اچھے اور برے نوجوان برابر نہیں ۷
- دوستوں کا ساتھ ۱۰
- دینداری کے متعلق ایک سروے رپورٹ ۱۲
- اللہ کی خاطر محبت کرنا ۱۳
- کیا آپ خالص مذہبی زندگی اپناتے ہوئے ہچکچاتے ہیں؟ ۲۱
- ہم منافق نہیں بننا چاہتے ۲۴
- اہل خیر کی صحبت خیر لاتی ہے ۲۶
- علانیہ گناہ سے بچ جاؤ! ۲۷
- اچھے اور برے میں تمیز ضروری ہے ۳۱
- کیا آپ کے لیے کوئی رکاوٹ درپیش ہے؟ ۳۳
- غلبہ شہوت کا مسئلہ اور اس کا حل ۳۳
- بدکاریوں کا انجام ۳۷
- خفیہ عادت بد ۳۹
- ٹیلی فون کی گفتگو...... اور پھر...... ؟ ۴۳
- اطاعت کی برکت اور نافرمانی کی نحوست ۴۵
- مسلسل نافرمانی کے خطرات ۴۷
- موت، ایک نصیحت آموز حقیقت ۵۰
- اچھا خاتمہ اور برا انجام ۵۳
- برے دوست لے ڈوبتے ہیں ۵۵
- موت کے بعد کیا ہوگا؟ ۶۲
- آؤ ...... چلے آؤ! ...... توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں!! ۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ تمنا

کہتے ہیں کہ گھر میں' خاندان میں ماں کا یا پھر باپ کا یعنی دونوں میں سے کسی ایک کا رعب اور ڈر بچوں پر ضرور ہونا چاہیے' تا کہ کسی بھی غلط حرکت' ناپسندیدہ کام' غلط روش اور کوئی بھی شرارت و زیادتی کرتے ہوئے ان کے ذہن میں یہ احساس ضرور ہو کہ ہمارے اس کام کے متعلق ہم سے کوئی پوچھنے والا ہے' ہم سے اس کا حساب لیا جائے گا..... ' ہمیں اس کی سرزنش و سزا ہو سکتی ہے۔ یہ اس لیے ضروری ہے تا کہ بچوں کی زندگی صحیح و مثبت طرزِ عمل کے ساتھ گزر سکے۔ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ گھروں میں بچوں پر ماں کا رعب و دبدبہ اور ڈر کم ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ ہر وقت بچوں میں گھری رہتی ہے اور دوسری شفقتِ پدری کے جذبوں سے معمور و مجبور ہوتی ہے' کہ جو سختی کرنے میں اکثر آڑے آ جاتے ہیں۔ عام طور پر ہمارا مشاہدہ ہے کہ باپ کا ڈر ہی اولاد کو کسی بھی کام کرنے سے پہلے سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو والد صاحب کو علم ہو جائے گا' تو پھر میں کیا عذر پیش کروں گا؟ یا کروں گی لہٰذا اولاد جواب دہی اور احتساب کے تصور سے کسی بھی مکروہ عمل سے باز رہتی ہے۔

یاد رہے! نوجوان ملک و ملت کی امید اور آبرو ہوا کرتے ہیں۔ وہی ملک و ملت کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں اور اسے بامِ عروج پر لے جانے کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔ ان نوجوانوں کی تربیت جس طرح کی گئی ہو گی' یہ اپنی زندگی میں اعمال بھی ویسے ہی کریں گے۔

اگر ان نوجوانوں کی تربیت صحیح و درست بنیادوں پر کی جائے گی تو پھر یہ اپنے بچوں اور نوجوان نسل اور نئی پود کی تربیت بھی صحیح و مثبت اور تعمیری بنیادوں پر کریں گے۔ اگر خود فکری و جسمانی طور پر غلام ہوں گے اور عالمِ کفر کی ثقافتی و تہذیبی یلغار سے مرعوب ہوں گے تو اپنے بچوں کو بھی مرعوب و مغلوب اور غلام ذہنیت والے ہی بنائیں گے۔ گویا کہ جہاں نئی نسل کی گھر میں تربیت کی ذمہ داری ماں کے ذمہ یعنی نوجوان لڑکی کے ذمہ ہے' وہیں گھر اور گھر سے باہر کے امور کی درستی کا دارومدار والدین اور اساتذہ و عزیز و اقارب کے ذمہ ہے' تو اس لیے نوجوان لڑکوں کی تربیت کی اشد ضرورت ہے' تا کہ صالح' صحت مند اور درست فکر کی حامل نسل کو معاشرے میں پروان چڑھایا جا سکے۔ اسی مقصد کے لیے ہم نے ''نوجوان لڑکیوں کے نام'' اور ''نوجوان لڑکوں کے نام'' دو کتابوں کا اہتمام کیا ہے' تا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو بتایا جائے کہ انہوں نے زندگی کیسے گزارنی ہے اور آئندہ نئی نسل کو اپنی زندگی کا کیا پیغام دینا ہے؟!! اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ دارالابلاغ کی ان کوششوں کو قبول کرے۔ آمین!

خادمِ کتاب و سنت

محمد طارق ناشر

۱۵ اپریل ۲۰۰۵ء لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازوال محبت کیسے اور کن سے کریں؟

میرے پیارے مسلمان بھائی!......

آپ کو اس کتابچے کے ذریعے پیغام محبت و اخوت پیش کرتے ہوئے مجھے نہایت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ ہم اللہ عزوجل کے اس پر بہت شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں ایمان اور اسلام کی بنیاد پر ایک لازوال اور ابدی رشتہ اخوت میں منسلک فرما دیا ہے۔

پیارے بھائی......! ہم اس پہلی کتابی ملاقات کو آئندہ کے دائمی تعلق کی امید پر شروع کر رہے ہیں تاکہ ہم آپ کے اور آپ ہمارے خیالات سے واقف ہوتے رہیں اور محبت و اخوت کی فضا میں ہم اپنے دینی معاملات اور مشکلات پر تبادلہ خیالات اور باہمی تعاون کر سکیں۔ کیا آپ اپنے دل میں دین سے وابستہ لوگوں کے ساتھ گہری وابستگی کی چاہت اور رشتہ اسلام کی بنیاد پر ان سے ہر طرح کے تعاون کا جذبہ رکھتے ہیں؟

مجھے امید ہے کہ میرے مسلمان بھائی کا سینہ اپنے پاس اسلام کے ناتے سے آنے والے پیغامات کے لیے کشادہ ضرور ہو گا' اور ہمیں امید واثق ہے کہ آپ سے کتاب و سنت کی بنیاد پر جو بھی مطالبہ کیا جائے یا ہدایت دی جائے آپ اس پر لبیک کہیں گے۔

پیارے بھائی!...... کیا آپ نے کبھی مؤذن کی پکار پر غور کیا ہے؟

کوئی بار بار دہراتا ہے: ''اللّٰہ اکبر'' ''اللہ سب سے بڑا ہے۔''

میرے بھائی! کیا آپ نے بھی اپنے دل کو اس آسمانی نور سے منور کیا ہے؟ آیئے ہم آپ کو ایک بقعہ نور میں لے چلیں! آیئے وہاں چلیں' جہاں صبح و شام ایک پکارنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار بار پکارتا ہے: ''اللّٰہ اکبر'' ''اللہ سب سے بڑا ہے۔''

اچھے اور برے نوجوان برابر نہیں

محترم بھائی!...... مستقبل کے منصوبوں' ذاتی اور اجتماعی امور کے لحاظ سے نوجوانوں کی دو اقسام ہیں' جن میں بہت واضح فرق ہے:

ایک وہ نوجوان جس کا مقصدِ حیات مال و دولت' شراب و شباب اور شہرت ہے۔

دوسرا وہ نوجوان جس کا مقصدِ حیات اسلام اور مسلمانوں کے لیے قربانی دینا اور اسلام کی مدد کرنا ہے' اور ایک عالم یا مبلغ بن کر اصلاحی تحریکیں بپا کر دینا یا ایک غازی و مجاہد بن کر روحانی لحاظ سے بنجر زمین کو اپنے خون سے شاداب کر دینا ہے۔

بہت بڑا فرق ہے اس نوجوان میں جس کا مقصد صرف یہ ہو کہ اسے دنیا کی ہر آسائش اور عیش ونشاط حاصل ہو جائے' خواہ اس کی آخرت برباد ہو جائے اور اس نوجوان میں جس کی سدا یہ تمنا ہو کہ وہ متقین میں سے ہو جائے' جو انجام کار جنت کے باسی بننے والے ہیں:

﴿ فِي جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝﴾

(القمر : ۵۴/ ۵۴-۵۵)

''(مومن آخرت میں کامیاب ہو کر) باغوں اور نہروں (کے عیش) میں ہوں گے' ایک پائیدار مقامِ صداقت میں' ایک مقتدر بادشاہ (اللہ) کے پاس۔''

برادر محترم!...... بہت بڑا فرق ہے اس نوجوان میں جو امت مسلمہ کے مصائب و مشکلات اور آئے دن کی تکالیف کے غم میں تڑپتے ہوئے راتیں بسر کرتا ہے اور اس دوسرے نوجوان میں جس کی نیند اپنے بدکار محبوب کی جدائی کی وجہ سے حرام ہو گئی ہے۔

جی ہاں!...... بہت بڑا فرق ہے اس نوجوان میں جو صرف اس غرض سے دیارِ غیر کے سفر میں نکلتا ہے کہ وہ منشیات کا بے دریغ استعمال کر سکے اور طوائفوں اور عصمت فروش عورتوں کے ساتھ راتیں بسر کر سکے اور آخر وہ حیا' مردانگی' دین' اخلاق' مال' صحت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعادت دارین سے عاری ہو کر وطن واپس لوٹتا ہے' اور اس نوجوان میں جو دعوت الی اللہ' امت مسلمہ کے حالات کے جائزے اور ان کے ساتھ مل بیٹھنے کے لیے جہادی میدانوں (افغانستان' عراق' کشمیر' بوسنیا' چیچنیا وغیرہ) کی طرف سفر کرتا ہے' اور وہ ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی تکالیف اور مشکلات کو عملاً جہاد کر کے یا ان کی مالی مدد کر کے کم کر سکے۔

محترم بھائی!...... بہت بڑا اور واضح فرق ہے اس نوجوان میں جس کا کسی محفل میں تذکرہ ہو تو اس محفل میں ہلچل مچ جاتی ہے' گردنیں اس کی جانب اٹھتی ہیں' لوگ سر اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے ہیں' جس کی گفتگو میں لذت' مٹھاس اور للٰہیت اور روحانیت ہوتی ہے' اس لیے کہ وہ سچا عالم' مبلغ اور مجاہد ہے' بہت اچھے اور نفیس کردار کا مالک' خوش اخلاق اور بابرکت مجلسی شخص ہے' قول و قرار کا سچا اور ہمیشہ ہنستے مسکراتے چہرے والا آدمی ہے' جسے دیکھیں تو آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے' قرآن کریم پڑھنے پڑھانے والا اور علم حدیث کا شیدائی' دعا' ذکر' عبادت اور مسجد میں دل لگانے والا شخص ہے۔ اور دوسری طرف ایک وہ شخص ہے جس کا ذکر سب وشتم کے ساتھ کیا جائے' اسے گالی گلوچ کا نشانہ بنایا جائے' اسے بددعا دی جائے' اس لیے کہ وہ نشئی' شراب کا رسیا' سود خور' زانی اور اخلاق باختہ شخص ہے' برائی کے مقامات میں آنے جانے والا آدمی ہے' یا ایسا شخص ہے جو ہر جگہ جھگڑے اور فساد کی جڑ ہو' یا ایسا آدمی ہے جو برائی اور منکرات کے اڈوں میں مشہور ہو۔ یقیناً دونوں میں زمین و آسمان کے فاصلوں کی طرح بہت فرق ہے۔

بہت فرق ہے اس شخص میں جو صرف اللہ عزوجل کی حلال کردہ چیزیں استعمال کرتا ہے' اس کی صحت' آرام اور صحیح ڈگر پر قائم پرسکون زندگی کو دیکھ کر آپ کو رشک آئے گا' اس لیے کہ اس نے اللہ عزوجل کو راضی کر لیا تو اللہ عزوجل نے بھی اسے راضی کر دیا۔ اور ادھر وہ شخص جو اللہ عزوجل کی نافرمانی اور عصیان میں پڑ جائے تو اس نافرمانی کی وجہ سے اس کا جسم قسم قسم کی بیماریوں اور امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً امن وسکون اور راحت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطمینان اس سے روٹھ جاتے ہیں' وہ اپنے بستر پر ایسے تڑپتا ہے جیسے اس کے بستر پر کانٹے بچھا دیے گئے ہوں' وہ آرام کرنا چاہتا ہے مگر اس کی آنکھوں سے نیند اڑ جاتی ہے' کیونکہ جو آرام و مصائب اور دکھوں کے بادل اس کے دل و دماغ پر چھائے ہیں انہوں نے اس کی آنکھوں سے نیند دور کر دی ہے۔

ہاں ہاں! وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کو راضی کر لیا اور وہ شخص جس نے اللہ سبحانہ کو ناراض کر لیا' دونوں میں بہت فرق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کر لے وہ خواہ جیل میں مقید ہو یا کسی مرض میں مبتلا ہو' اسے دنیا بہت وسیع اور روشن دکھائی دیتی ہے' کیونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے وہ ہر قسم کے دکھ اور غم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک شاعر کہتا ہے:

وَإِذَا الْعِنَايَةُ لَاحَظَتْكَ عُيُوْنُهَا   نَمْ فَالْمَخَاوِفُ كُلُّهُنَّ اَمَانٌ

''جب تک آپ کے لیے عنایت و کرم ہے تو آپ ہر خوف و غم سے محفوظ ہیں۔''

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو جو کچھ اس کے پاس میسر ہے اللہ عزوجل ہر چیز کو اس کی بدبختی کا سامان بنا دیتا ہے۔ مال و متاع اسے تھکاتا اور بے چین کر دیتا ہے' صحت و عافیت اس کے رذائل میں پڑنے کی وجہ سے اس سے روٹھ جاتی ہے' اولاد اس کے لیے وبال جان بن جاتی ہے' اس کا علم اس پر ذہنی اذیت اور مشکلات کی راہیں کھول دیتا ہے' حتیٰ کہ جو کچھ اللہ عزوجل اسے اس دنیا میں عطا کرتا ہے وہ اس کی بدبختی اور عذاب کا سبب بن جاتا ہے' کیونکہ اللہ عزوجل اس پر ناراض ہو جاتا ہے' اور جو کچھ اس کے پاس ہے اللہ عزوجل اس کے لیے وبالِ جان بنا دیتا ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا﴾ (التوبة: ۹/ ۵۵)

''ان کے مال و دولت اور کثرت اولاد کو دیکھ کر دھوکا نہ کھاؤ' اس سے اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ انہی چیزوں کے ذریعے ان کو دنیا کی زندگی میں مبتلائے عذاب رکھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت مختلف ہے وہ خوش نصیب جو اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے' اپنے والدین کو خوش رکھتا ہے' ان کی خدمت میں سکون محسوس کرتا ہے جب وہ گھر سے نکلنے لگتا ہے تو اس کی والدہ اس کے لیے یوں دعا کرے: اے میرے بچے! اللہ تیری حفاظت کرے! اور وہ ماں کو نظر محبت سے دیکھتے ہوئے ''السلام علیکم'' کہہ کر اور والدین کے لیے دعائے رحمت کرتے ہوئے رخصت ہو' اور دوسرا شخص جب اپنے والدین کے پاس جائے تو والدین نفرت سے اس کی طرف سے منہ موڑ لیں کیونکہ یہ ان کو ستاتا ہے' ان کی طرف کچھ دھیان نہیں دیتا' اور وہ صبح وشام اس کے لیے بددعا کرتے ہیں' کہ اگر اس کو اللہ ہدایت نہیں دیتا تو اسے ہلاک کر دے' تاکہ وہ اس کے شر وفتنہ سے نجات پائیں..... ہاں! دونوں میں بہت فرق ہے۔

میرے پیارے بھائی!...... امتِ مسلمہ کے اکثر نوجوانوں کی یہی صورتِ حال ہے۔ ان میں نیکو کار اور صالح بھی ہیں اور بدکار اور برے بھی۔ لیکن دونوں قسم کے نوجوان کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

دوستوں کا ساتھ

میرے نوجوان بھائی!..... آپ جانتے ہیں کہ کل قیامت کو ہر انسان سے اس کی اپنی ذات کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہیں آ سکے گا' چاہے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ والد اپنی اولاد کو کچھ فائدہ دے سکے گا نہ خاوند اپنی بیوی کو' اور اسی طرح اولاد اپنے والدین کے لیے کچھ نہ کر سکے گی۔ میرے نوجوان بھائی! بلاشبہ آپ کو یہ سب کچھ معلوم ہے' لیکن میرا آپ سے ایک سوال ہے:

آخرت میں تو قریبی بھی کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے' لیکن دنیا میں دین دار صالح مسلمان نوجوان عام لوگوں کی ہدایت کے خواہش مند کیوں ہیں؟ لوگوں کے دین سے برگشتہ ہونے کی بری خبریں سن کر کیوں کڑھتے ہیں؟ اسی طرح اللہ کو ناراض کر دینے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور پر اور لوگوں کی گمراہی دیکھ کر کیوں متفکر اور پریشان ہو جاتے ہیں؟

میرے پیارے بھائی!...... آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگوں کی خیر خواہی کے علاوہ بھی اس میں کوئی سبب ہے؟ کیا گنہگاروں کے گناہوں کا انہیں نقصان ہو گا' یا گمراہوں کی گمراہی کا ان سے سوال ہو گا!!؟ نہیں! یہ بات نہیں۔ یا شاید وہ نافرمانوں کی نافرمانی پہ اس لیے پریشان و متفکر ہوتے ہیں کہ اس سے نعوذ باللہ ان کے معبودِ حقیقی اللہ کریم کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں' یہ بات بھی نہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

﴿إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۝ لَّقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝﴾ (مریم:۱۹/ ۹۳-۹۵)

''زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں سب کچھ اس کے حضور بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں' اس نے سب کو گن کر شمار کر رکھا ہے اور سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔''

ایک اور جگہ یوں ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۝﴾

(المائدۃ: ۵/ ۱۰۵)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو...... اپنی فکر کرو' کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا اگر تم خود راہ راست پر ہو۔''

گویا لوگ چاہے ہدایت یافتہ ہوں یا گمراہ' راہ راست پر رہیں یا بھٹک جائیں' ٹھیک ہو جائیں یا خراب' اس سے اچھے اور نیکو کار لوگوں کو کچھ نقصان نہیں' لیکن اصل بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کے دلوں میں مخلوق کی محبت و شفقت بھر دی ہے۔ جب وہ اللہ عزوجل کی معصیت اور فساد کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت مغموم اور مایوس ہو جاتے ہیں' حتیٰ کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ لوگوں کے گناہ اور معصیت پر بھی انہیں عذاب دیا جائے گا۔ اسی لیے وہ سب کی ہدایت اور بھلائی کے طلب گار ہوتے ہیں اور وہ پوری امت کی بھلائی چاہتے ہیں اور سب لوگوں کا ہدایت کی طرف پلٹنا انہیں پسند ہے۔ میرے نوجوان بھائی! وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو جہنم کی آگ کے عذاب میں مبتلا نہیں دیکھنا چاہتے۔

دینداری کے متعلق ایک سروے رپورٹ

ریاض شہر میں عام لوگوں خصوصاً نوجوانوں کے اسلامی نظامِ حکومت کے متعلق رجحان اور خیالات معلوم کرنے کے لیے ایک سروے کیا گیا۔ اس کے لیے صالح نوجوانوں کے ایک گروپ نے پبلک پلیسز' ہوٹلوں' چوکوں' بازاروں میں جا کر' حتیٰ کہ فٹ پاتھوں پہ آتے جاتے لوگوں کو روک کر مختلف عنوانات پر مخصوص سوالات پوچھے' اور پبلک جائزے کے متعلق بڑی محتاط رپورٹ پیش کی۔ یہ سوالات چالیس مختلف نوعیت کے عنوانات پر مشتمل تھے' جن میں سے ایک سوال علمائے اسلام اور خالص مذہبی اور دیندارانہ زندگی گزارنے والے صالح لوگوں کے طبقہ کے بارے میں عام نوجوانوں کا ذہن معلوم کرنے کے بارے میں تھا۔

اس سوال کے جواب میں ❀ ستر فیصد (70%) نوجوانوں نے برملا کہا کہ وہ مذہبی لوگوں سے بلا تخصیص دل و جان سے محبت کرتے ہیں۔

❀ بیس فیصد (20%) نوجوانوں کا جواب تھا کہ وہ بعض مخصوص صفات کے حامل مذہبی لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔

❀ اور دس فیصد (10%) نوجوانوں نے بعض اسباب و وجوہات کی بنا پر مذہبی لوگوں کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

نتیجتاً معلوم ہوا کہ شہر کے (80%) نوجوان مذہبی لوگوں اور دیندارانہ زندگی گزارنے کو پسند کرتے ہیں۔

اسی نوعیت کا ایک سوال یہ بھی کیا جاتا رہا کہ ''کیا آپ خود ایک سچا مسلمان بننا اور مذہبی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں؟''

اس سوال کے جواب میں 99.5% نوجوانوں نے کہا کہ وہ دل سے سچے مسلمان بننے اور مذہبی زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی ضمن میں ایک سوال یہ تھا کہ ''آپ دیندار اور سچا مسلمان کیوں بننا چاہتے ہیں؟''

تو تقریباً مذکورہ تناسب ہی سے جواب تھا کہ: وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے جنت میں جانا چاہتے ہیں۔ ان میں سے بعض نوجوانوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ وہ دیندارانہ زندگی بسر کر کے اس کے ذریعے دنیا میں بھی فلاح چاہتے ہیں۔

اللہ کریم کی خاطر محبت

میرے پیارے بھائی!

انسان کا حشر ونشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اس نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے اس سے پوچھا:

((مَا ذَا أَعْدَدْتَ لَهَا))

''تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟''

تو اس آدمی نے کہا: میں نے اس کے لیے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ زیادہ روزے رکھے ہیں اور نہ صدقہ کثرت سے دیا ہے' لیکن مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) (البخاری: ح۶۱۷۱' مسلم ح:۲۶۳۹)

''تمہارا انجام اس کے ساتھ ہوگا جس سے تمہیں محبت ہے۔''

یعنی قیامت کے دن تو ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوگا کہ جن سے تو اب محبت کرتا ہے۔

آپ بہت سے نوجوانوں کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ اچھے لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ یہ آپ ان کے چہرے مہرے سے جان جائیں گے' کیونکہ چہرہ مافی الضمیر کا عکاس ہوتا ہے' جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّفْسُ تَعْرِفُ فِیْ عَیْنَیْ مُحَدِّثِهَا اِنْ کَانَ مِنْ حِزْبِهَا اَوْ مِنْ اَعَادِیْهَا
عَیْنَاكَ قَدْ دَلَّتَا عَیْنَیَّ مِنْكَ عَلٰی اَشْیَاءَ لَوْلَا هُمَا مَا کُنْتُ اَدْرِیْهَا

"دل کا حال بات کرنے والے کی آنکھوں سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ آیا وہ کسی کا حامی ہے یا مخالف۔ آپ کی آنکھوں نے میری آنکھوں کے لیے کچھ ایسی چیزوں پر دلالت کر دی کہ اگر آپ کی آنکھیں نہ ہوتیں تو میں ان کو کبھی نہ جان پاتا۔"

اے میرے پیارے نوجوان بھائی! آپ کو جلدی یا تاخیر سے خیر و بھلائی کی خوش خبری ہو۔ آج آپ کے قدم صحیح راہ پر اٹھ گئے اور آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مؤمنوں سے دوستی اور محبت کا رشتہ قائم کر لیا۔ آپ نے اس سے یہ واضح اعلان کر دیا کہ آپ کو دین اور نوجوانوں سے محبت ہے' اسی لیے آپ ان دین داروں کے ساتھ کسی فنکار' کھلاڑی' تاجر یا امیر وزیر کو برابر نہیں سمجھتے۔ میرے محترم بھائی! یہی محبت اللہ عزوجل کی خاطر ہے۔ کیا آپ نے اللہ تبارک تعالیٰ کی خاطر محبت کا ذائقہ چکھا ہے؟ ہاں یہی اللہ عزوجل کی خاطر محبت ہے جس کا آپ اظہار کر چکے۔ کیونکہ یہ کسی فن یا کھیل کی خاطر محبت نہیں اور نہ ہی مال و متاع کی خاطر محبت ہے' اس لیے کہ آپ نے یہ دنیوی مال و متاع کے لالچ میں محبت نہیں کی۔

یہ حسن و جمال کی غرض سے بھی محبت نہیں۔ کیونکہ اس شخص سے آپ نے جسمانی حسن و جمال کی وجہ سے بھی محبت نہیں کی۔ کیونکہ حسن و جمال کی محبت نسوانی و شیطانی محبت ہوتی ہے اور ایسی محبت دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا باعث بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کا ذائقہ دیگر سب ذائقوں سے مختلف ہے' ایسا ذائقہ کہ اس کی تعریف ممکن ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا' وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ' وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایمان کی مٹھاس اسی کو نصیب ہو گی جس میں تین باتیں ہوں گی: ① ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت اس کو سب سے زیادہ ہو' ② دوسری یہ کہ صرف اللہ ہی کے لیے کسی سے دوستی رکھے اور ③ تیسری یہ کہ دوبارہ کافر بننا اسے ایسا ہی ناگوار ہو' جیسے آگ میں جھونکا جانا ہوتا ہے۔'' (بخاری: ۱۶' مسلم: ۴۳)

میرے بھائی!...... کیا آپ کبھی دین سے وابستہ لوگوں کے قریب ہوئے ہیں؟ کیا آپ نے ان کے نورِ ایمان سے منور چہرے کبھی دیکھے ہیں؟ یا آپ نے کبھی ان کی میٹھی گفتگو اور محبت بھرا کلام سنا ہے؟

سیدنا ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چمک دار دانتوں والا نوجوان ہے' اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں۔ جب کبھی کسی بات میں اختلاف ہوتا ہے تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ابو ادریسؒ کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہو گئی۔ میں نے اس شخص کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو کہا گیا کہ یہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں' یہ صحابی رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگلے دن میں صبح سحری کے وقت اٹھا' میں نے دیکھا کہ وہ شب بیداری میں مجھ سے بھی سبقت لے گئے اور میں نے انہیں نماز تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے ان کا انتظار کیا حتیٰ کہ جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو ان کے سامنے کی جانب سے آیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں ان سے یوں مخاطب ہوا:

ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ: اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: (ابو ادریس کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے): ''کیا آپ اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرتے ہیں؟

ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ: اللہ کی قسم! صرف اللہ کی رضا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: کیا آپ اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرتے ہیں؟

ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ: اللہ کی قسم! اسی کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: (تیسری بار) کیا آپ اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرتے ہیں؟

ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ: ہاں! اللہ کی قسم! صرف اللہ کی خاطر۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: (ابو ادریس کو کمر سے پکڑ کر جوشِ محبت میں سرشار ہو کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے) خوشخبری ہو آپ کے لیے! (یعنی آپ پر جنت واجب ہو گئی ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَوَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ، وَ وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ)) (احمد: ۲۳۳۔ الموطا)

''میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہو گئی ہے' اور میری خاطر آپس میں بیٹھنے والوں کے لیے' اور میری خاطر باہم ملاقات کرنے والوں کے لیے' اور میری خاطر باہم عجز و انکساری اختیار کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہو گئی ہے۔''

میرے پیارے مسلمان بھائی!...... کیا دنیا میں اللہ تعالیٰ کی محبت سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے جو آپ چاہتے ہوں؟ جس شخص سے اللہ عزوجل محبت کریں تو اس سے چاہے سب لوگ عداوت رکھیں' اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص سے محبت کرے گا تو لوگوں کے دلوں میں اللہ عزوجل اس کی محبت ڈال دے گا' اور جب اللہ سبحانہ کسی شخص سے محبت کرے تو آسمانوں میں وہ منادی کر دیتا ہے کہ: ''میں فلاں سے محبت کرتا ہوں'' تو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں' پھر اہلِ زمین کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

میرے بھائی!...... کیا آپ چاہتے ہیں کہ اللہ عزوجل آپ سے زیادہ سے زیادہ محبت کریں' تاکہ جواب میں اللہ تعالیٰ دنیا میں آپ کے ہر اٹھنے والے قدم کا رخ جنت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف کر دیں؟ یقیناً ہر حقیقت پسند انسان کی بڑی سے بڑی دلی تمنا یہی ہو سکتی ہے۔ پھر اس کا طریقہ بہت ہی آسان ہے' اور وہ یہ طریقہ ہے کہ آپ کا دل اہل ایمان کی محبت میں دھڑکے۔

- کیا آپ کو کبھی اس چیز کا تجربہ ہوا؟
- کیا آپ کے دل میں صالحین مجاہدین کے پر سکون چہروں کے لیے کبھی محبت پیدا ہوئی؟
- کیا آپ کا دل کبھی نوافل پر پابندی کرنے والے افراد کے لیے دھڑکا؟
- کیا آپ کے دل میں روزہ داروں اور رات کا قیام کرنے والوں کے ساتھ دوستی کے لیے تحریک پیدا ہوئی؟
- کیا آپ کے دل میں اہل علم' داعیان اسلام اور مجاہدین کے لیے کبھی محبت پیدا ہوئی؟
- یا آپ کے دل میں قول و قرار کے سچے' متقین اور انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے لوگوں کے لیے محبت پیدا ہوئی؟

مذکورہ بالا سوالات کا ہاں یا نہیں میں جواب آپ کے ذمہ ہے۔ جی ہاں! لیکن جواب دینے سے پہلے ذرا پیش آمدہ حدیث اور آیات کو سامنے رکھ لیں اور پھر سوچ سمجھ کر دل کا جائزہ لیں اور فیصلہ کریں۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگوں میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو انبیاء اور شہدا تو نہیں ہوں گے مگر روزِ قیامت اللہ کی طرف سے ان کے مقام اور مرتبے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟''

آپ نے فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی رشتہ داری اور نہ آپس میں مال و متاع کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لین دین کی وجہ سے بلکہ صرف اللہ کی خاطر آپس میں محبت کی۔ ان کے چہروں پہ نور برستا ہوگا اور ان کے اوپر نیچے نور ہوگا' اور جب لوگ خوف زدہ اور غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم یا خوف نہیں ہوگا۔"

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾

(یونس: ۱۰/ ۶۲-۶۴)

"سن لو!..... اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ ہاں! وہ لوگ جو ایمان دار اور متقی بنے' ان کے لیے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے فیصلے کبھی نہیں بدلتے۔ یہ ہے وہ بہت بڑی کامیابی۔"

نیز ایک دوسرے مقام پر رب کریم نے مزید فرمایا:

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (الزخرف: ۴۳/ ۶۷)

"اس دن (قیامت کو) اہلِ تقویٰ کے علاوہ سب کی دوستیاں دشمنیوں میں بدل جائیں گی۔"

یہ ہے حقیقی ایمان اور بھائی چارے کی محبت! دنیا میں یہی سب سے زیادہ دیرپا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ اہلِ ایمان کی صدیوں سے آپس میں محبت کی وجہ سے ان کے دل ایک دوسرے کے لیے دھڑکتے ہیں' اور مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ یہ محبت اور زیادہ گہری' مضبوط اور پختہ تر ہوتی رہتی ہے۔

اللہ کی قسم! دین پر پابند نوجوان لوگوں کو آپس میں الفت وعقیدت اور محبت واخوت میں حقیقی بھائیوں سے زیادہ پیار کرنے والے پایا گیا ہے۔ بعض اوقات مجھے گمان ہوتا ہے کہ ان کی الفت ومحبت شاید عارضی ہوگی اور آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔ لیکن میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس محبت میں ہمیشہ اضافہ ہوتے دیکھا۔ دین سے وابستہ لوگوں کی آپس میں محبت اور اخوت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی چلی گئی' حتیٰ کہ شیطان کسی مکروفریب یا حیلے سے اس محبت میں دراڑ پیدا نہیں کر سکا۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی خاطر محبت ہو' جیسے مال ومتاع' عظمت و جاہ یا اللہ کی کسی معصیت میں محبت' تو اس میں کوئی پائیداری نہیں ہوتی۔ جیسا کہ کہا گیا ہے:

((مَنْ اَحَبَّكَ عَلٰی شَیْءٍ اَبْغَضَكَ عَلٰی فَقْدِهٖ))

''محض کسی چیز کی خاطر جو تم سے محبت کرے' اس چیز کے کھونے یا ختم ہونے پر محبت بھی ختم ہو جائے گی۔''

دیکھ لیجیے! کہ کتنے ہی ایسے مال دار ہوئے ہیں کہ فقر و تنگدستی اور غربت آنے پر ان کے دوست واحباب انہیں چھوڑ گئے۔ بہت سے ایسے ایسے رئیس' صاحب مذہب اور ذمہ دار لوگ ہوئے کہ جب وہ اپنے منصب سے سبکدوش یا ریٹائرڈ ہوئے تو لوگ بھی ان سے آنکھیں پھیر گئے' اور حالت یہاں تک جا پہنچی کہ کبھی ہر وقت آگے پیچھے رہنے والوں نے راستہ میں آتے جاتے پھر کبھی سلام بھی نہ کیا۔

میرے محترم بھائی!...... کیا آپ کو اللہ عزوجل کی خاطر دائمی اور دیرپا محبت کے بدلے جھوٹی اور عارضی محبت پسند ہے؟ اللہ کی خاطر محبت نہ صرف زندگی میں بلکہ موت کے بعد بھی قائم رہتی ہے۔ راہِ راست پر گامزن نیکوکار لوگوں کو دیکھیں کہ جب کبھی ان سے فوت ہو کر بچھڑے ہوئے دوست واحباب کا ذکر ہوتا ہے جن سے انہیں اللہ کی خاطر محبت تھی' تو ان کی آنکھوں سے ان کی محبت رحمت کے آنسو بن کر بہتی ہے اور وہ بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی فُلَانٍ یعنی اللہ ہمارے فلاں بھائی پر رحمت فرمائے۔

اللہ کی قسم! کچھ ایسے دوست واحباب بھی ہوتے ہیں کہ جن سے محض ایک دفعہ کسی دن ہماری ملاقات ہوئی اور پھر وہ ہم سے بچھڑ گئے' ہم ان کا بار بار نام لے کر لذت اور سکون حاصل کرتے ہیں' اور جہاں کہیں ان کا ذکر ہو' ہم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دعا کرتے ہیں۔ جب صالح اور نیکوکار لوگوں کو اپنے کسی فوت شدہ دوست اور بھائی کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ اس کی اولاد' بیوی' والدہ یا اور کوئی قریبی بے سہارا وارث ہے تو یہ ان کی مدد اور الفت ومحبت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے' حتیٰ کہ فوت شدہ دوست کے قرض اور دیگر لین دین کے معاملات میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ہاں! میرے پیارے بھائی!...... حقیقت یہی ہے کہ صرف اللہ کی خاطر محبت ہی دیرپا' دائمی حتیٰ کہ روزِ قیامت بھی کام آنے والی ہے۔ کیونکہ جب ذات باری تعالیٰ باقی اور قائم رہنے والی ذات ہے تو اس کی خاطر کی جانے والی دوستی اور محبت فانی کیسے ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾ (الزخرف: ۴۳/ ۶۷)

''اس دن قریبی دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے' سوائے (اللہ کی خاطر دوستی کرنے والے) متقین کے۔''

رہی دنیا داروں اور غیر متقی لوگوں کی محبت' تو وہ صرف دنیا تک محدود ہے اور روز قیامت ان کی وہی حالت ہو گی جو کہ اللہ عزوجل نے مندرجہ ذیل آیت میں بیان کی ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ﴾

(العنکبوت: ۲۹/ ۲۵)

''پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے۔''

میرے پیارے بھائی!...... ان دو راستوں میں سے ایک کے انتخاب کا آپ کو اختیار ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ آپ وہ راستہ نہیں اپنائیں گے جس کا نتیجہ دنیا وآخرت میں نقصان اور گھاٹا ہو' اس لیے کہ ایک عقل مند انسان اپنے لیے سب سے محفوظ' آسان اور پرسکون راستے کا انتخاب کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ خالص مذہبی زندگی اپناتے ہوئے ہچکچاتے ہیں؟

میرے پیارے بھائی......! مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کا دین اور شریعت اپنانے میں آپ کو کیا چیز مانع ہے' تاکہ بہت سے دیندار اور متقی لوگ آپ سے بھی اللہ کی خاطر محبت کرنے لگ جائیں؟ آپ کو شاید اندیشہ ہو کہ اس طرح سے آپ کی دنیوی آسائشیں چھوٹ جائیں گی؟ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

مثلاً: آپ پسند کرتے ہیں کہ خوبصورت اور نفیس کپڑے ہوں' اچھی گاڑی ہو اور آپ کا ظاہر وباہر صاف ستھرا اور اچھا ہو۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ دین داری اس میں رکاوٹ بنے گی؟ ہرگز نہیں! دین آپ کو نفاست و نظافت اپنانے سے نہیں روکتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ بذات خود خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ))

''بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔''

اصحاب رسول ﷺ کو دیکھیں کہ ان میں سے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم اچھا لباس اور اچھے جوتے پسند کرتے تھے! تو نبی کریم ﷺ ان کی اس عادت کو پسند فرماتے' بلکہ خود آپ ؐ کو نفاست اور نظافت سے بہت زیادہ لگاؤ تھا' اس لیے آپ میلی کچیلی جگہ اور گندے مقامات حتیٰ کہ آپ لوگوں کی پراگندہ حالت کو پسند نہ فرماتے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' آپ نے ایک پراگندہ اور بکھرے ہوئے بالوں والے شخص کو دیکھا تو آپ نے فرمایا:

((اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ))

''کیا اس شخص کے پاس (تیل وغیرہ جیسی) کوئی ایسی چیز نہ تھی جو اس کے بالوں کو ٹھیک کر دیتی؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور شخص کو آپ نے دیکھا جس نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا:

((اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ))

''کیا اس کے پاس صابن وغیرہ نہیں تھا کہ یہ اپنے کپڑوں کو دھوسکتا؟''

سیدنا ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھٹیا قسم کے کپڑوں میں آیا' تو آپ نے مجھ سے یوں دریافت کیا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کیا تم ایک مالدار آدمی ہو؟

ابو الاحوص رضی اللہ عنہ : جی ہاں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : تمہارے پاس کس قسم کا مال ہے؟

ابو الاحوص رضی اللہ عنہ : مجھے اللہ عزوجل نے ہر قسم کے مال سے نوازا ہے' جیسے اونٹ' بکری' خچر اور آٹا گندم وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : (یہ سن کر) ((فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْكَ))

''جب اللہ تعالیٰ نے تم کو مال عطا کیا ہے تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے۔''

اور مزید فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ))

''بے شک اللہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔''

جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خوارج سے بحث و مباحثہ کرنے گئے تو بہترین یمنی جبہ پہن کر گئے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک بارعب اور خوبصورت شخصیت کے مالک اور رعب دار آواز والے شخص تھے۔ جب وہ خوارج کے پاس پہنچے تو وہ انہیں کہنے لگے: سیدنا عباس کے بیٹے خوش آمدید' لیکن یہ جبہ کیسا ہے؟ وہ کہنے لگے: کیا اس پر تم مجھے طعنہ دیتے ہو؟ حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ اور خوبصورت' جبہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

میرے نوجوان پیارے بھائی!...... دیندارانہ زندگی اختیار کرنے پر...... آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت لباس' نفیس گاڑی' عمدہ جوتے اور آپ کے بہترین ڈیل ڈول پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا' جب تک کہ یہ حدودِ شریعت میں رہیں۔ مثلاً شریعت میں مردوں کے لیے ریشمی لباس اور سونا پہننا منع ہے' اور آپ نے تو الحمد للہ کبھی ریشمی لباس یا سونا نہیں پہنا ہو گا؟ آپ بھلا یہ پہن بھی کیسے سکتے ہیں؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))

''جس شخص نے دنیا میں ریشمی لباس پہن لیا' آخرت میں وہ اسے نہیں پہنے گا۔''

ایک دفعہ جب آپ نکلے تو آپ کے پاس ایک ریشم اور ایک سونے کا ٹکڑا تھا' تو آپ نے فرمایا: ((هٰذَانِ حَلَالٌ لِاِنَاثِ اُمَّتِيْ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِهَا))

''یہ دونوں میری امت میں سے عورتوں کے لیے حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔''

میرے بھائی!...... آپ نے الحمد للہ کبھی اتنا باریک لباس بھی نہیں پہنا ہو گا جو ستر نہ چھپا سکے یا اس کے نیچے کوئی ایسی چیز نہ ہو جو جسم چھپا سکے! کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ))

''اپنی زوجہ اور لونڈی کے سوا ہر کسی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔''

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (الاعراف: ۷/ ۳۱)

''اے اولادِ آدم!...... تم ہر مسجد میں حاضری کے وقت اچھا لباس پہن لیا کرو۔''

اسی طرح آپ نے کبھی ایسا لباس نہیں پہنا ہو گا جو آپ کے شایانِ شان نہیں؟ مثلاً عورتوں جیسا لباس یا کفار کا مخصوص لباس! اور یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ جیسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مردانہ وقار و وجاہت سے نوازا ہو وہ ایسا لباس پہنے جو کسی کافر یا کسی عورت کے لیے بنایا گیا ہو؟!

الحمد للہ! آپ نے لباس میں کبھی اسراف سے کام نہیں لیا ہو گا اور نہ کبھی فاخرانہ لباس پہنا ہو گا۔ میرے محترم بھائی!...... جب تک اسراف اور فخر و تکبر نہ آئے اس وقت تک آپ جو چاہیں کھائیں' پیئیں' نفاست اختیار کریں اور جیسے چاہیں اچھی سواری رکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صدقہ وخیرات کریں۔

یہ آپ کے ذہن میں رہے کہ طہارت اور ظاہری نفاست رکھنے کے لیے کسی بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے نہ وقت کی۔ اس لیے کہ کسی نوجوان کو شیشے کے سامنے گھنٹوں کھڑے ہو کر اپنے بال سنوارنے ضروری نہیں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ جدید فیشن اور نئے ڈیزائن کے مطابق بال بنانے کے لیے حمام میں وقت ضائع کرتا پھرے اور نہ نئے فیشن کے کپڑے اسے پہننے کی ضرورت ہے' کیونکہ ان میں کسی چیز کا نفاست سے کوئی تعلق نہیں۔ طہارت و نفاست میں اعتدال سب سے عمدہ چیز ہے۔ کوئی بھی شخص اسراف' مبالغہ آمیزی اور وقت کے ضیاع جیسی بے فائدہ چیزوں میں پڑے بغیر' اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طہارت و نفاست اور پاکیزگی آسانی سے اختیار کر سکتا ہے۔

ہم منافق نہیں بننا چاہتے

آپ اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں لگانا' سیر و سیاحت اور مختلف کھیل کھیلنا پسند کرتے ہیں' جس میں آپ بہت سا وقت صرف کرتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ چند منٹ مسجد میں گزارنے کے لیے یا کسی علمی مجلس یا کچھ نیک احباب کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے آپ بہت کنجوسی سے کام لیتے ہیں؟ کیا آپ ایک آدھ گھنٹہ یا کچھ دیر چند ایسے کلمات سننے میں نہیں گزار سکتے کہ اللہ آپ کو اس کے بدلے دنیا و آخرت کا نفع دے؟ ہوسکتا ہے کہ آپ کی سعادت اور خوش بختی انہی کلمات میں مضمر ہو جو آج آپ نہیں سن سکے۔ میرے بھائی! جب آپ کسی کو کلمہ خیر کہتے ہوئے سنیں تو ادھر کان لگایا کریں' ہو سکتا ہے کہ اس کی بات آپ کے دل میں اتر جائے اور آپ شیطان کی چالوں اور فریب کاریوں سے محفوظ رہیں' وہ جوانوں کو اپنی چالوں سے گمراہ کرتا ہے۔

بہت سے ایسے نوجوان ہیں جنہیں آپ اگر کسی اچھے کام کی دعوت دیں تو وہ کہتے ہیں: ''ہم منافق بننا پسند نہیں کرتے۔''

ہم اس حد تک نوجوانوں سے اتفاق کرتے ہیں کہ منافق آگ کی اتھاہ ترین گہرائی میں ہوں گے' اور یہ بھی سچ ہے کہ منافق شخص یہودی یا عیسائی سے کسی کفر میں زیادہ سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے' مگر سوال یہ ہے کہ ان نوجوانوں کو نفاق کا معنی و مفہوم کون سمجھائے؟

بعض نوجوان بھائی کہتے ہیں کہ ایک دن ہم اسٹیڈیم میں' کسی تھیٹر یا کسی میوزیکل نائٹ میں حرام کام کرتے ہوئے گزاریں اور دوسرے دن ہم مسجد میں آئیں' کسی اچھی مجلس میں شریک ہوں' یا دین سے وابستہ لوگوں کے پاس بیٹھیں...... یہ تو سراسر نفاق ہے۔

بعض بزعم خود ہوشیار بننے والے نوجوان ایسا جواب صرف دین کے داعی کو ٹالنے کے لیے دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس طرزِ گفتگو سے جس گناہ سے خود کو بری قرار دے رہے ہیں' ہو سکتا ہے کہ وہ شاید اس میں مبتلا ہو چکے ہوں۔ دوسری طرف بعض نوجوان اپنی سادگی اور صاف دلی کی بنا پر واقعتاً یہی تصور رکھتے ہیں کہ شاید اس طرح وہ منافق ہو جائیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ ان بھائیوں کے خلاف یہ ایک شیطانی چال ہے' جب کہ صحیح بات اس کے بالکل برعکس ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝﴾ (ھود: ۱۱/ ۱۱۴)

''نماز قائم کریں دن کے دونوں اطراف میں اور آدھی رات کو۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے۔''

میرے نوجوان بھائی!...... بہتر تو یہ تھا کہ آپ اپنے آپ کو معصیت کے ترک پر قائل کرتے' حتیٰ کہ آپ اس میں پختہ تر ہو جاتے' آپ کی زندگی تقویٰ و اصلاح کا نمونہ بن جاتی' آپ اہلِ خیر کی صحبت اختیار کرتے اور مساجد کے ساتھ دل لگا لیتے۔ لیکن اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم آپ کے لیے یہ ضروری ہے کہ نیکی اور تقویٰ پر کاربند رہیں' عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان گناہوں سے توبہ کی توفیق دے اور آپ کے لیے اتنا زیادہ اجر و ثواب لکھ دے کہ آپ کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے۔

مگر افسوس ہے کہ بعض بھولے بھالے بھائی بہت سے نیکی کے کام مثلاً نماز' اہلِ خیر کی صحبت' دروسِ قرآن اور دیگر علمی مجالس کو چھوڑ دیتے ہیں' یہ سوچ کر کہ میں معصیت و نافرمانی کرتا رہوں گا' اور اگر میں معاشرے کے صالح نوجوانوں کے ساتھ میل جول رکھوں گا تو انہیں میری کمزوریوں اور میرے گناہوں کا علم ہو جائے گا اور وہ میرے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں گے' اس لیے نیک لوگوں' جہادی تحریکوں اور نیک مجالس سے احتراز ہی کیا جائے تو بہتر ہے۔ اور اس طرح وہ اپنی چند کمزوریوں کی وجہ سے دنیا و آخرت کے بے پناہ فوائد سے محروم رہ جاتا ہے اور راہِ جنت سے گریز پا ہو جاتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ جب کوئی شخص اس انداز سے سوچنے لگے تو اس نے گویا اپنے لیے نعوذ باللہ آگ کے راستے کا انتخاب کر لیا ہے' اس لیے کہ نیکی و تقویٰ سے اعراض اور ارتکابِ معصیت ہی تو جہنم کی راہ ہے۔ اور بعض اوقات چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں مل جائیں تو انسان کو جہنم میں لے ڈوبتی ہیں۔

اہلِ خیر کی صحبت خیر لاتی ہے

محترم بھائی!...... اہلِ خیر کی صحبت' ان کی مجالس اور صرف ان سے محبت آپ کو رحمتِ باری تعالیٰ میں شامل کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''ایک مجلس میں کچھ لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں۔ فرشتے اس مجلس کا مشاہدہ کر کے اللہ کے پاس آتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے یوں ہم کلام ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ: میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟

ملائکہ: ہم نے انہیں ذکر کرتے ہوئے' تیری تسبیح بیان کرتے ہوئے' تیری تعریف کرتے ہوئے اور تجھ سے سوال کرتے ہوئے چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ: وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ (حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کی نیت زیادہ جانتا ہے۔)

ملائکہ: وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے تھے اور آگ سے تیری پناہ مانگ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا' اور جو انہوں نے مانگا انہیں عطا کر دیا۔

ملائکہ: اے رب! فلاں تو ان میں سے نہیں' وہ تو وہاں (اس مجلس میں) کسی کام کے لیے آیا تھا!!

اللہ تعالیٰ: وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم مجلس بھی بدنصیب نہیں ہو سکتا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علانیہ گناہ سے بچ جاؤ!

پیارے بھائی!...... کیا تم دین سے وابستہ نوجوانوں کی صحبت چھوڑ کر کھلم کھلا گناہوں کا ارتکاب کرنا چاہتے ہو؟ اور مکمل طور پر معصیت میں ڈوب جانا چاہتے ہو؟ آپ کا بزعم خود دعویٰ یہ ہے کہ میں منافق نہیں بننا چاہتا' تو گویا آپ مکمل طور پر معصیت میں ڈوب جانا چاہتے ہیں؟ حتیٰ کہ لوگ بھی آپ کے بارے میں باتیں کریں اور آپ کو گناہوں کی معرفت سے پہچانیں؟ نہیں...... میرے بھائی! یہ ہرگز درست نہیں۔ اگر کبھی گناہ کر بیٹھیں تو اچھی بات یہ ہے کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو دنیا اور آخرت میں رسوائی سے محفوظ رکھے۔ لوگوں کے سامنے آپ اپنی گناہگاری کا اعلان کرتے پھریں اور اس پر اترائیں' اللہ اکبر! یہ تو بڑی خطرناک کیفیت ہے۔ نبی کریم ﷺ اسی لیے فرماتے ہیں:

((كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ))

''علانیہ طور پر گناہ کرنے والوں کے سوا میری ساری امت کو معافی مل جائے گی۔''[1]

[1] البخاری: ح ۶۰۶۹' مسلم: ۲۹۹۰

معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں علانیہ گناہ ناقابلِ معافی ہے' اور علانیہ گناہ کیا ہوتا ہے؟ مثلاً آپ اپنی گاڑی میں میوزک کی آواز اتنی زیادہ بلند رکھیں کہ دور و نزدیک والے سب سنیں۔ اس طرح گویا آپ لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرتے ہوئے گزرتے ہیں کہ میں ضرور میوزک سنوں گا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام ہی قرار دیا ہو۔

یہ بھی علانیہ گناہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ہم جماعت یا دوست و احباب کے سامنے اپنے گناہ اور معصیت پر اتراتا پھرے۔ کچھ نوجوان ایسے بے دین اور بے شرم ہوتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب بھی وہ اپنے دوست و احباب میں بیٹھے ہیں تو اپنے گناہ' جرائم اور دیگر بدمعاشیاں مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔ مثلاً اس نے کسی عورت کے ساتھ کیسے منہ کالا کیا' کیسے شراب کی حرمت کو پامال کیا' رذائل میں کیسے پڑا' اس نے چوری کیسے کی اور فلاں فلاں گناہ کیسے کیسے کیا!!؟؟...... اس طرح کے لوگ اپنے ان کرتوتوں سے باز آ کر توبہ نہ کریں تو اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہ فرمائے؟

یہ اس سے بھی زیادہ بری بات ہے کہ جب بعض نوجوان اپنے ساتھیوں کے گناہ اور جرائم کی تفصیل سنتے ہیں تو وہ اپنے گناہ اور معصیات کے جھوٹے موٹے قصے بنانے لگتے ہیں' حالانکہ انہوں نے یہ گناہ کیے نہیں ہوتے۔ وہ خواہ مخواہ اپنے مشکوک سفر' ممنوع تعلقات' غلط دوستیوں اور قبیح کاموں کے قصے سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیں! جو کچھ آپ کہتے جا رہے ہیں فرشتے فوری نوٹ کرتے جا رہے ہیں۔ کل قیامت کے دن آپ کو ان باتوں کا حساب دینا پڑے گا اگرچہ جھوٹ پر مبنی ہی کیوں نہ ہوں' اور جہنم کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (آمین) یہ اگرچہ کھلے عام ارتکاب معصیت کرنے والے کی نسبت بہت بڑا گناہ نہیں مگر یہ بھی ایک بڑا گناہ ہے۔

سب سے زیادہ دلخراش بات یہ ہے کہ بعض لوگ علانیہ گناہ کے اس طرح عادی ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے گناہوں کی تفصیل کیسٹ میں ریکارڈ کر کے لوگوں میں پھیلاتے ہیں' جیسا کہ بعض گویے کرتے ہیں۔ ایسے بعض لوگ تو اپنے گانوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ گناہ کے معاملات کی تفصیل بیان کرتے ہیں' کہ اس نے اسے کیسے دھوکے سے پھنسایا اور اپنے مکان پر لے جا کر کیسے منہ کالا کیا' حتیٰ کہ یہ لوگ حرام معاشقے نہ کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں زنا جوانی' مردانگی اور کمال حیات کی نشانی ہے' اسی لیے تو وہ اس گناہ کو معمولی سمجھتے ہیں۔ کچھ بے وقوف اور فاسق لوگ ایسی کیسٹ نہایت انہماک اور غور سے سنتے ہیں۔

اس طرح کے گویے اور گلوکار حقیقت میں فاسق لوگ ہیں' کیونکہ یہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو معمولی خیال کر کے حدودِ الٰہی پامال کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيۡلًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۳۲)

''خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا' وہ بہت بڑی بے حیائی اور بہت بری بات ہے۔''

میرے بھائی!...... میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ جاننے کے باوجود کہ زنا حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے' اس کے ارتکاب کی جرأت کر سکتا ہے؟ یا کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی مؤمن شخص ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں اس برائی پر اِتراتا پھرے یا گانے کی کیسٹ کے ذریعے اسے پھیلاتا پھرے؟؟ بلاشبہ کوئی ایماندار شخص ایسا نہیں کر سکتا۔

ایک مؤمن بالفرض اگر کبھی ڈگمگا بھی جائے یا اس کے قدم کبھی برائی کی طرف پھسل جائیں تو افسوس اور ندامت سے اس کی حالت صحابی رسول سیدنا ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ والی ہوگی۔ ان کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ ان کا آرام وسکون جاتا رہا' انہیں زندگی کا کوئی مزہ آتا نہ وہ آرام کی نیند سو سکتے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اقرار کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے' حد لگا کر مجھے پاک کریں۔ وہ بار بار اقرار کے لفظ دہراتے رہے' حتیٰ کہ ان پر حدِ زنا لگا دی گئی' اور وہ اپنی سچی توبہ کی وجہ سے جنت کے باغات میں عیش کرنے لگے اور رحمتِ الٰہی میں غوطے لگانے لگے۔

ہاں! اگر کسی مؤمن خاتون کو یہ علم ہے کہ زنا برائی ہے' اور شیطان اسے کبھی اس معصیت کی طرف پھسلا بھی دے' تو وہ فوراً ایسے ہی کرتی ہے جیسے غامد قبیلے کی عورت نے کیا تھا۔ وہ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حد جاری کرنے کا اصرار کرنے لگتی ہے' حتیٰ کہ دو سال اور نو ماہ بعد اس جرم کی پاداش میں اس پر حد لگا دی گئی۔ مؤمن کا دل تو گناہ کی وجہ سے جل اٹھتا ہے۔ مؤمن اگر گناہ کر لے تو وہ توبہ کرتا ہے' اپنے کیے کی معافی مانگتا ہے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرتا ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ کے تقرب والے کام جیسے صدقہ' استغفار' ذکرواذکار' نوافل' صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ نیکی وغیرہ کثرت سے کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۳۵)

''اور وہ لوگ جو گناہ کر بیٹھتے ہیں' یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں' اور کون ہے جو گناہ معاف کرے سوائے اللہ تعالیٰ کے؟ اور وہ اسے نہیں دہراتے جو وہ پہلے کر چکے جبکہ وہ جانتے ہوں۔''

مگر کھلے عام گناہ کرنے والا شخص تو سب لوگوں کے سامنے اپنے گناہ اور نافرمانیوں کی تفصیلات بتاتا ہے اور اس پر اتراتا بھی ہے۔ وہ گویا کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان پر ایمان نہیں رکھتا:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۳۲)

''خبردار! زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا' وہ بہت بڑی بے حیائی اور بہت بری بات ہے۔''

اس پر مستزاد کہ کچھ لوگوں کے دل اور دماغ کو اللہ تعالیٰ بالکل مسخ کر دیتا اور بگاڑ دیتا ہے' ان کی فحش کاریاں اور برائیاں یہاں تک پہنچا دیتا ہے کہ وہ اپنی برائیوں اور گناہوں کی ویڈیو کیسٹ تیار کرتے ہیں۔ ان کے بہت سے اغراض و مقاصد میں سے اہم غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے شریکِ گناہ کو بلیک میل کرتے رہیں' اور اگر وہ کبھی تائب ہونا چاہے تو اسے گناہ کی دلدل میں دھنسے رہنے پر مجبور کرتے رہیں۔ العیاذ باللہ! اور بعض اوقات ان بدمعاشوں کی ان چالوں سے ان کا مقصد بلیک میل کر کے مال بٹورنا بھی ہوتا ہے۔

ان لوگوں کو ذلت' رسوائی اور گمراہی انتہا تک پہنچا دیتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ بالکل اللہ کے دشمنوں کے مشابہہ بن گئے ہیں' بالکل ان کفار کی طرح جو اس زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی تمام خوشیاں اور مسرتیں عطا کر دی ہیں اور ان کا مقصدِ حیات صرف اور صرف عارضی خواہشات کی تکمیل ہے اور بس۔ ایسے لوگوں کا آخری ٹھکانا آگ ہے اور یہ یقیناً بہت بری جگہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے اور برے میں تمیز ضروری ہے

محترم بھائی ...... ایک مؤمن اور ایک نافرمان فاسق وفاجر کے درمیان فرق کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ مؤمن تو اپنے گناہ پر نادم ہوتا ہے' حسرت وافسوس کے باعث اس کا دل ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہ پر بے شمار آنسو بہاتا ہے' کہ اللہ ان آنسوؤں کے عوض اسے ان تمام گناہوں سے پاک کر دے' جو اپنے رب سے غفلت کی بنا پر اس سے سرزد ہوئے' یا کہ اس سے کوئی معصیت ہوئی' یا اس کے قدم کہیں پھسلے' یا اس کی نظر غلط جگہ پر پڑی' یا کسی اور حرکت کا مرتکب ہوا۔

رہا ایک فاجر' تو وہ گمراہی میں پڑا رہتا ہے اور اس سے کبھی باز نہیں آتا بلکہ وہ مزید گناہ کرنا چاہتا ہے' اور اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ گناہوں پر نادم ہونے کے بجائے لطف اندوز ہوتا ہے جبکہ ایک مؤمن ہمیشہ توبہ واستغفار کرتا ہے' اور جب کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہے تو فوراً سر سجدے میں ڈال کر اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے کہتا ہے:

((يَا رَبِّ اِنِّي اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِي))

''اے میرے رب! ...... میں گناہ کر بیٹھا ہوں' مجھے بخش دے۔''

جب کہ ایک فاسق و فاجر توبہ کرتا ہے نہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ سے منہ موڑتا ہے اور اس ذات سے غفلت برتتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی آیات' رسول اللہ کی احادیث' والدین کی پریشانی اور نیکوکار لوگوں کی ناراضی کی بھی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

ایک مؤمن نافرمانی کر کے چھپنے کی کوشش کرتا ہے' جب کبھی اس کا نفس' اس کی خواہش یا شیطان اس پر غلبہ پا لیتے ہیں تو نافرمانی کر بیٹھتا ہے' لیکن وہ کوشش کرتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اور رب کے مابین راز رہے اور کسی کو علم نہ ہو۔

رہا ایک فاسق اور باغی، تو وہ کھلم کھلا نافرمانی کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے اس پر فخر بھی کرتا ہے، گویا کہ وہ کہنا چاہتا ہے کہ یہ ہوں میں جس نے جرأت سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے!! گویا یہ اللہ تعالیٰ کو چیلنج کرتا ہے۔ جو شخص معصیت و نافرمانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو چیلنج دے تو اسے دنیا میں رسوا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کر دیتا ہے اور اسے روزِ قیامت بھی سب لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔

مؤمن اگر گناہ کر بیٹھے تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گزار لوگوں سے مزید محبت کرتا ہے اور ان سے دوستی کرنے لگتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی انہی جیسا ہو جائے۔ مزید یہ کہ وہ نافرمان لوگوں سے پہلے سے زیادہ نفرت اور عداوت کرنے لگتا ہے۔

مگر ایک فاجر کی دوستی اور اس کا دلی تعلق نافرمان اور فسادی لوگوں سے ہوتا ہے، جب کسی نیکوکار اور متقی شخص کو دیکھتا ہے تو اس سے کبھی اعراض کرتا ہے، کبھی اس سے منہ پھیر لیتا ہے، کبھی اس سے آنکھیں موند لیتا ہے اور کبھی سر نیچے ڈال دیتا ہے، بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک صالح اور نیکوکار شخص پر مزاحیہ جملے بھی کس دیتا ہے۔

مؤمن کی خوبی یہ ہے کہ وہ اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی بھی کرے تو گناہ سے توبہ کرنے والے لوگوں کا مذاق نہیں اڑاتا، سود چھوڑ دینے والوں کا بھی مذاق نہیں اڑاتا جیسا کہ بعض لوگ انہیں کہتے ہیں کہ انہیں لین دین کا پتہ ہی نہیں۔ اسی طرح زنا سے روگردانی کرنے والوں سے بھی وہ ٹھٹھا اور استہزا نہیں کرتا جیسا کہ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ متقی اور نیک لوگوں کے دلوں میں خواہشات ہی نہیں ہوتیں۔ یہ بات ہرگز نہیں! ان کے دلوں میں بھی خواہشات ہیں، انہیں بھی نافرمانوں کی طرح مال و دولت سے محبت ہے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ ان سے بھی زیادہ ہو۔ فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے نفس کو اللہ تعالیٰ کے خوف کی لگام ڈال رکھی ہے۔ یہ خواہشِ نفس کو کنٹرول کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جن کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے، انہیں انتظار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ○ وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ○ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی ○ وَاَمَّا مَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○﴾

(النازعات: ۷۹/ ۳۷-۴۱)

''جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ ہاں! جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور اپنے نفس کو خواہش سے روک لیا' تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔''

کیا آپ کے لیے کوئی رکاوٹ درپیش ہے؟

محترم بھائی!..... کیا آپ کے دوست اور ساتھی آپ کی نیکی اور خیر و فلاح میں رکاوٹ ہیں؟ اگر آپ کے دوست احباب ایسے ہی ہیں تو ان سے خیر کی کوئی توقع نہیں بلکہ ان سے تو سراسر شر کا خطرہ ہے' لہٰذا ان سے دور رہنا آپ کے لیے ضروری ہے۔

اگر وہ آپ کے نیکی اور تقویٰ میں رکاوٹ نہیں بنتے تو کیا ہی اچھی بات ہے۔ پھر تو جہاں نیکی اور تقویٰ کا امکان ہے' ان کی راہنمائی کرنا آپ کا فرض ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کی طرح اللہ ان کو بھی ہدایت عطا فرما دے' اور آپ کی راہنمائی اور محنت کے صلہ میں ان کے نیک اعمال مثلاً نماز' روزہ' زکوۃ اور حج کے برابر اجر و ثواب آپ کو بھی عطا کر دے۔

غلبۂ شہوت کا مسئلہ اور اس کا حل

نوجوانوں کو اکثر و بیشتر بے قرار اور بے چین رکھنے والی چیز اور بعض نافرمانیوں میں ڈالنے والی شہوت رانی ہے۔ شہوت سب سے پہلے آنکھوں کو دعوت دیتی ہے' مثلاً غیر محرم عورتوں اور امرد لڑکوں کو دیکھنا' تصویریں اور فلمیں دیکھنا' رسائل' ڈائجسٹ اور اس طرح کا دیگر فحاشی پر مبنی لٹریچر پڑھنا۔

پہلی نظر انسان کو عشق و رومان میں مبتلا کرتی ہے کیونکہ ایسی تصاویر اور ایسے چہروں کا اثر براہ راست دل پر ہوتا ہے۔ جب انسان کے دل و دماغ اور اس کے قصد و ارادہ پر یہ چیز سوار ہو جائے تو اللہ عزوجل سے غافل کر دیتی ہے اور شہوت پرستی کی بنا پر انسان بعض اوقات شرک میں پڑ جاتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۝﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۶۵)

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اوروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں' ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔''

غیر اللہ سے اس قدر شدید محبت! اللہ ہمیں اس سے بچائے جیسے کہ ایک عاشق اپنی محبوبہ کے بارے میں کہتا ہے:

لَا تَدْعُنِيْ اِلَّا يَا عَبْدَهَا فَاِنَّهٗ اَشْرَفُ اَسْمَائِيْ

''مجھے اپنی محبوبہ کا عبادت گزار کہہ کر آواز دیا کرو' کیونکہ میرے تمام ناموں میں سے یہ نام میرے لیے سب سے زیادہ باعث عزت ہے۔''

اس طرح یہ گمراہ شاعر اپنی محبوبہ کی عبودیت کو سب سے اچھا نام قرار دے رہا ہے کہ اسی نام سے اسے پکارا جائے۔ اور ایک شاعر اپنے اسلم نامی محبوب کے بارے میں کہتا ہے:

اَسْلَمُ يَا رَاحَةَ الْخَلِيْلِ وَ يَا شِفَا الْمُدْنِفِ النَّحِيْلِ
وَصْلُكَ اَشْهٰى اِلٰى فُؤَادِيْ مِنْ رَّحْمَةِ الْخَالِقِ الْجَلِيْلِ

''اے عاشق کے لیے باعثِ راحت' اے میرے اسلم! اور مجھ جیسے قریب المرگ اور نحیف و نزار کے پیغام شفا!

میرا دل تیری ملاقات اور وصل کی طلب اور شوق کو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے بھی زیادہ چاہتا ہے۔''

دیکھیں! اس گمراہ شاعر نے ایک ردی چیز کو عمدہ چیز سے کیسے بدل لیا ہے؟ اللہ ہمیں محفوظ رکھے' وہ گویا یہ کہنا چاہتا ہے کہ آپ کا وصال مجھے رحمتِ باری سے زیادہ اچھا اور زیادہ پسندیدہ ہے' اور یہ کلمات وہ اس وقت کہہ رہا ہے جب وہ موت و زندگی کی کشمکش میں ہے' اور اس وقت انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے عشق نے اس کے دل و دماغ پر ایسا قابو پایا کہ اس کی حالت ہی بدل کر رکھ دی۔ اب وہ قبر میں ہے جہاں اس کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہے' مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے اور کیڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکوڑے اس کا برا حال کر چکے ہوں گے' اب وہ اپنے اعمال کے مرہون منت ہے۔ مگر اس کی کہی ہوئی یہ بات نجانے کب تک دہرائی جاتی رہے۔

اگر عشق سے دیگر نقصانات نہ بھی ہوں اور شکل وصورت پر فدا ہونے کے ساتھ دل کا گمراہی اور فریب کاری میں مبتلا ہونا نہ بھی ہو' تب بھی اس کی یہی قباحت اور عیب کافی ہے کہ یہ آپ کے اور اللہ کے مابین حائل ہو جاتا ہے' اسی لیے اللہ تعالیٰ عاشق اور معشوق دونوں کو اکٹھا عذاب دیں گے' جیسا کہ فرمایا گیا ہے:

((مَنْ اَحَبَّ غَيْرَ اللّٰهِ عُذِّبَ بِهِ))

''جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے محبت کی' اس کے ساتھ ہی اسے عذاب دیا جائے گا۔''

ایسے کتنے ہی افراد ہیں کہ دوسرے افراد کی محبت نے انہیں دنیا و آخرت میں تباہ کر دیا کہ محبوب نے چھوڑ دیا اور منہ پھیر لیا' یا وہ فوت ہو گیا تو اس کی محبت میں کفِ افسوس ملتے رہ گئے اور ساری زندگی غم وحسرت کا گہوارہ بن گئی۔ آخرت میں ایسے لوگوں کو اس عملِ گناہ کا بدلہ ملے گا جو عمل غیر اللہ کی محبت میں یہ کرتے رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۶۵)

''اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ ان سے اللہ کی طرح محبت کرتے ہیں''

عشق میں گرفتار لوگوں کی حالت بہت عجیب اور قابلِ رحم ہے۔ کیا آپ کو شدید قسم کی بیماری اور مرض ان کے چہرے سے دکھائی نہیں دیتا؟ کیا ان کے چہرے پر آپ کو زردی اور سیاہی چھائی نظر نہیں آتی؟ حتیٰ کہ کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' سے بھی ان کے چہرے پر چمک نہیں آتی۔ انہوں نے گویا کبھی قرآن کا ذائقہ چکھا نہ کبھی اللہ تعالیٰ سے خوف زدہ ہوئے' اللہ کے ڈر اور خوف سے کبھی روئے اور نہ کبھی اللہ تعالیٰ کے سامنے سر سجدہ میں ڈال کر پیشانی کو گرد آلود کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ ان چہروں پر رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تاریکیوں جیسی تاریکیاں اور اندھیرے چھائے ہیں۔ دنیا کی یہ تاریکی آخرت کی تاریکی کی نشانی ہے' کیونکہ گناہ گاروں کے چہرے اس روز تاریک اور گرد آلود ہوں گے' جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝﴾ (یونس: ۱۰/ ۲۷، ۲۸)

''اور جن لوگوں نے برے کام کیے ان کی برائی کی جزا اس برائی کے برابر ملے گی اور ان پر ذلت چھا جائے گی۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ گویا ان کے چہرے پر اندھیری رات (کی سیاہی) کے پرت کے پرت لپیٹ دیے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

اسی طرح ایک اور آیت کریمہ میں فرمایا:

﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝﴾ (عبس: ۸۰/ ۳۸-۴۱)

''اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے' جو ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے' جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی۔''

مرضِ عشق کے بیماروں کی نحوست بھری علالت اور ذلیلانہ نقاہت عام جسمانی تکلیف اور بیماری کے علاوہ ہی کوئی مرض ہے۔ عشق انسان کی صحت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے' بلکہ بعض اوقات تو موت کی تاریک کھائی میں دھکیل دیتا ہے۔ بہت سے افراد اس مرض میں مبتلا ہو کر اسی کے سبب مر جاتے ہیں' اور یہ موت اللہ کے علاوہ کسی اور کی راہ میں موت ہے۔ محبت اور عشق میں گرفتار اکثر لوگوں کی موت کے حرام موت ہونے پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ علماء نے عشاق کی گمراہی پر موت کے بارے میں مستقل کتب تالیف کی ہیں۔ اللہ ہمیں ایسی موت سے محفوظ رکھے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکاریوں کا انجام

علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ لواطت کبیرہ گناہ ہے' اور اللہ تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۝﴾ (النساء: ۴/۳۱)

''اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچو تو ہم تمہاری (چھوٹی) برائیاں ختم کر دیں گے اور تمہیں بہترین جگہ میں داخل کریں گے۔''

کبیرہ گناہوں کو صرف توبہ ہی ختم کر سکتی ہے' اس لیے لواطت جیسے کبیرہ گناہوں کے لیے توبہ ضروری ہے۔ اس گناہ میں مبتلا شخص اگر توبہ نہیں کرتا تو روز قیامت اپنے رب سے اسی گناہ کے ساتھ ملے گا۔ اس گناہ کی وجہ سے اللہ عزوجل نے قوم لوط کو عبرت ناک سزا دی۔ وہ اس طرح کہ ان کی بستی ''سدوم'' کو بلندی تک لے گئے' حتیٰ کہ ان کی چیخ و پکار اور ان کے حیوانات کی آوازیں فرشتوں نے سنیں' پھر اس بستی کو الٹا دیا اور ان پر پتھروں کی بارش برسا دی۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ۝﴾

(ھود: ۱۱/ ۸۳)

''اور وہ پتھر تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے۔ اور ایسا عذاب (یا وہ بستی) ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہیں ہے۔''

گویا جو شخص بھی ایسا گھناؤنا عمل کرے گا' اللہ اس کے دل کو مسخ کر دے گا' اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصیرت چھین لے گا اور اسے عبرت ناک سزا دے گا۔ جب کوئی آدمی قوم لوط والا فعل کرے اور اس کے بعد جلدی توبہ نہ کرے تو اس کے اور توبہ کے درمیان دیوار حائل ہو جاتی ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الجواب الکافی'' میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص قوم لوط والا قبیح فعل کرے تو توبہ اس پر دشوار ہو جاتی ہے اور اگر وہ توبہ کر بھی لے تو ایسے شخص کے دل میں اس قبیح فعل کے بہت سے اثرات باقی رہ جاتے ہیں' الا یہ کہ اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت سے نوازے' تو اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔

قوم لوط جیسے قبیح عمل میں مبتلا شخص کے جذبات کو جب کہیں اور تسکین نہیں ملتی تو وہ دلی مریض بن جاتا ہے' اس کے جذبات اور احساسات مسخ ہو جاتے ہیں اور فطری طور پر وہ بالکل برعکس کام کرنے لگتا ہے۔ فعل حلال کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ فعل میں لذت حاصل ہوتی ہے۔ ایک دفعہ فعل حرام کرنے کے بعد وہ اس شنیع فعل میں ایسا الجھ جاتا ہے کہ اس کے لیے وبال بن جاتا ہے' پھر غم اور حزن و ملال اس کے دل پر اس طرح چھا جاتے ہیں کہ زندگی میں کوئی سکون اور قرار نہیں رہتا۔ وہ پھر کسی حال میں خوش نہیں رہتا' حتیٰ کہ اس کی حالت اس شراب خور جیسی ہو جاتی ہے جو کہتا ہے:

وَ كَأْسٍ شَرِبْتُ عَلٰى لَذَّةٍ وَ أُخْرٰى تَدَاوَيْتُ عَنْهَا بِهَا

''شراب کا ایک جام تو لذت حاصل کرنے کے لیے چڑھایا اور دوسرا جام پہلے کا مداوا کرنے کے لیے پھر چڑھایا۔''

قوم لوط کا یہ فعلِ شنیع اللہ تعالیٰ کے انسان پر غصے اور ناراضی کا ایک بڑا سبب ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو یہ قبیح اور خبیث ترین عمل کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اس سے سخت غصے اور ناراض ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس فعل شنیع سے کئی گنا کمتر گناہوں پر یہ وعید دی ہے کہ اللہ روز قیامت ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں پاک ہی فرمائے گا' بلکہ انہیں رسوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کن عذاب میں ڈالے گا۔ مثلاً ازار لٹکانے والا' احسان جتلانے والا' وغیرہ۔

قوم لوط جیسے عمل میں مبتلا شخص کو اخروی عذاب کے علاوہ دنیوی عذابوں (جیسے اپنے نفس' اہل و عیال اور مال کے عذابوں) میں ڈالا جاتا ہے۔ جنس پرست افراد کو لگنے والے بعض موذی امراض کے بارے میں سننے میں آیا ہے کہ تمام معالج بھی اس کے علاج کرنے میں بے بس ہیں۔ جیسے ایڈز' ہرپیز (Herpes) اور کلامیڈیا جیسی پرانی اور دائمی بیماریاں اور زہری و سیلان جیسی بیماریاں ناجائز جنسی تعلقات سے جنم لیتی ہیں' خاص طور پر اغلام بازی میں مبتلا لوگوں کو لگتی ہیں۔

خفیہ عادتِ بد

بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو استمنا بالید (ہاتھ سے منی نکالنا) جیسی گندی عادت میں مبتلا ہیں۔ اسی کو دوسرے لفظوں میں عادتِ سری یعنی خفیہ عادتِ بد اور مشت زنی بھی کہا جاتا ہے۔ اس عادت میں پڑنے کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں' جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1. **ایمانی کمزوری:** ایک کمزور ایمان والے شخص کے دل میں جب بھی شہوت یا نفسانی خواہش پیدا ہوتی ہے یہ اس کے پورا کرنے پر تل جاتا ہے' جب کہ ایک مضبوط ایمان والا شخص عفت و عصمت' صبر اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اپنے آپ کو روک لیتا ہے۔
2. **شادی میں تاخیر:** بہت سے نوجوان گھریلو' ذاتی اور معاشرتی و معاشی وجوہات کی بنا پر جلدی شادی نہیں کر سکتے تو وہ اس قبیح فعل میں پڑ جاتے ہیں۔
3. کثرتِ شہوت اور جنسی ہیجان: یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی عورت' کوئی فحش تصویر یا کوئی اور ایسی چیز دیکھ لے تو اس کے جسم میں جنسی ہارمونز (Hermones) کثرت سے خارج ہوتے ہیں۔ اس وقت جنسی خواہش یا شہوت بھڑک اٹھتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ **عادت:** جب کوئی نوجوان عادتِ سری یا مشت زنی میں پڑ جائے تو یہ اس کی عادت بن جاتی ہے' اور اس کے بعد اگر چہ شہوت رانی کی کوئی وجہ نہ بھی ہو تب بھی وہ شخص بار بار ایسے کرتا رہتا ہے' کیونکہ اب اس عادت نے اس پر غلبہ پا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف رکھے' بعض افراد تو ایسے بد بخت ہوتے ہیں کہ انہیں فعل حلال میں لذت ہی نہیں ملتی' کیونکہ اس قبیح فعل کے وہ عادی بن جاتے ہیں۔

❺ **مجبوری سے عادت تک:** یہ اس لیے کہ پہلے کوئی نوجوان جسم میں آگ کی طرح بھڑکتی ہوئی خواہش نفس کو ٹھنڈا کرتا ہے' مگر بعد میں یہ اس کی عادت بن جاتی ہے اور محض لذت اور سکون حاصل کرنے کے لیے وہ نوجوان ایسا کرتا ہے' اگر چہ خواہش نفس کا جذبہ نہ بھی موجود ہو۔

❻ **مایوسی' تنہائی اور خلوت:** اکثر و بیشتر ایسے نوجوان اس عادت میں مبتلا ہوتے ہیں جو فراغت کی ناکام اور مایوس زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ایسے نوجوان عموماً گندی تصاویر سے دل بہلاتے رہتے ہیں' یا خلاؤں میں تکتے ہوئے منفی خیالات کو پروان چڑھاتے رہتے ہیں' اور جب وہ خلوت میں ہوں تو یہی تصاویر ان کے ذہنوں میں گردش کرتی ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے متحرک ہو جاتی ہیں۔ جب دل و دماغ دونوں تصاویر سے مغلوب ہو جائیں تو مشت زنی کی عادت میں پڑ جاتے ہیں۔

❼ **علمی کمزوری:** کچھ لوگ یہ قبیح فعل اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں اس بات کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○﴾

(المومنون: ۲۳/ ۵-۷)

''(فلاح پانے والے مومن) وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں' سوائے اپنی بیویوں اور اپنی ملکیت کی لونڈیوں کے' یقیناً یہ ملامت شدہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ پھر جو اس کے سوا اور جگہ ڈھونڈیں' وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔''

اس آیت کی رو سے اپنی زوجہ یا اپنی مملوکہ عورت کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے اپنی خواہش پوری کرنا حد سے تجاوز اور زیادتی ہے۔ اس بد عادت میں مبتلا لوگوں کو شاید رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا علم نہ ہو جس میں آپ فرماتے ہیں:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)) (بخاری: ۱۹۰۵۔ مسلم: ۱۴۰۰)

''اے نوجوانوں کی جماعت!..... جو تم میں سے مالی اور جسمانی طاقت رکھے وہ شادی کرلے' کیونکہ یہ نظر کو نیچا کرنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں سب سے اچھا اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اور جو یہ طاقت نہ رکھے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ روزے رکھے' یہ اس کے لیے (زائد) شہوت کو توڑنے کا باعث یعنی ڈھال ثابت ہوں گے۔''

میرا خیال ہے کہ نوجوانوں کو اس بات کا علم نہیں کہ مشت زنی حرام ہے اور حدود سے تجاوز ہے۔ اگر انہیں اس حقیقت کا علم ہو جائے تو اس عادت سے اور اللہ کی حدود کو پامال کرنے سے باز رہیں۔

❽ **خطرناک انجام سے لاعلمی**: کچھ نوجوان اس لیے اس عادت میں پڑ جاتے ہیں کہ وہ اس فعل کے برے انجام اور اس پر پڑنے والے سنگین اثرات سے نا بلد ہیں۔ اس عادت کا انجام بہت خطرناک ہے اور اس پر بہت سے مضر اثرات پڑتے ہیں' جن میں سے کچھ یہ ہیں:

❀ **چہرے پر اثرات**: جو آدمی اس عادت میں مبتلا ہوگا اس کے چہرے پر بعض اوقات سرخ اور زرد یا کسی اور طرح کے دانے بن جاتے ہیں۔

❀ **اعصاب پر اثرات**: اس عادت میں گرفتار شخص کو آپ دیکھیں گے کہ چہرا چڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا' جذباتی' غبط و تحمل سے عاری اور جلد باز ہوگا۔

- **وجود پر اثرات:** ایسے آدمی کو آپ دیکھیں گے کہ بہت مضطرب' خوف زدہ' حیران و پریشان اور ہر وقت ششدر اور اتنا زیادہ پریشان و مضطرب ہوتا ہے کہ عام لوگوں سے بات چیت کرنا تو کجا' ان کا سامنا بھی نہیں کر سکتا۔

- **احکام شرع کی اطاعت پر اثرات:** مشت زنی ترکِ اطاعت کی راہ پر چلاتی ہے اور اس طرح ایک گناہ سے دوسرے گناہ کی طرف لے جاتی ہے' حتی کہ یہ عادت زنا جیسے قبیح گناہ تک لے جاتی ہے' پھر سدومیت (قوم لوط کے عمل) کی طرف۔ اسی طرح دیگر اور گناہوں کو بھی اس طرح گھیر لاتی ہے کہ انسان ترک صلاۃ سے اللہ عزوجل کے انکار تک جا پہنچتا ہے۔ کیونکہ گناہوں کی کڑیاں آپس میں ملتی ہیں۔ جب ایک معصیت کا ارتکاب کر لیا جائے تو اس سے بڑی معصیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

- **جسمانی قوت و طاقت پر اثرات:** جسمانی قوت کو ختم کرنے اور عضو تناسل کے کمزور کرنے میں بڑا سبب یہی عادت ہے۔ ڈاکٹرز اور حکماء حضرات تصدیق کرتے ہیں کہ اس عادت سے عضو تناسل میں کمزوری آ جاتی ہے اور اس وجہ سے مردانہ کمزوری پیدا ہو جاتی ہے' پھر انجام کار انسان ازدواجی تعلقات صحیح معنوں میں قائم کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

- **قوتِ حافظہ پر اثرات:** اس عادت سے قوتِ حافظہ پر بہت مضر اثرات پڑتے ہیں اور انسان تعلیم کے میدان میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس فعل میں مبتلا شخص جذبات کو برانگیختہ کرنے والے خیالات و اعمال میں ذہن کو مشغول رکھتا ہے' جس کے نتیجے میں منفی ذہنی مشغولیت کی وجہ سے تعلیم میں اس کی توجہ کم ہو جاتی ہے۔

لہٰذا اے میرے بھائی! خبردار!! آپ کبھی یہ غلطی نہ کریں۔ یہ نہ صرف اللہ رب العزت کی نافرمانی ہے' بلکہ اخلاق اور صحت کے لیے بھی تباہ کن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلی فون کی گفتگو...... اور پھر......؟

ایک نوجوان نے میرے سامنے ایک دفعہ دل کی بات کہہ دی۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ سے دوری اور پریشانی کے ایام میں ٹیلی فون کے الٹ پھیر اور طرح طرح کی گفتگو کے بغیر میری تسلی ہی نہ ہوتی' بلکہ بعض اوقات تو پانچ پانچ' چھ چھ گھنٹے لگاتار جھوٹے عشق و محبت کی گفتگو میں لگا رہتا۔ بعض اوقات آدھ آدھ گھنٹہ اگلے فون کا وعدہ لینے میں گزر جاتا اور عجیب بات یہ ہے کہ دوسری طرف کسی عورت کے بجائے مرد ہوتا تھا جو دھوکا دینے کے لیے بڑی نرم اور میٹھی آواز میں گفتگو کرتا' حتیٰ کہ وہ نسوانی آواز میں رات گھنٹوں تک وعدہ لینے دینے میں مشغول رکھتا' تاکہ آرام کی نیند نہ سو سکے۔ بالآخر اسے وہ شعلے کی طرح تڑپتا ہوا بے قرار چھوڑ دیتا۔

بعض لوگ اس طرح کی گفتگو دوستوں کو بدنام کرنے کے لیے ریکارڈ کر لیتے ہیں اور وہ یہی ریکارڈنگ مختلف مقامات پر جیسے شادی میں رکاوٹ ڈالنے اور انہیں ڈرانے دھمکانے کے لیے استعمال کرتے ہیں' تاکہ وہ کہیں اللہ تعالیٰ سے توبہ ہی نہ کر لیں۔

ٹیلی فون پر مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے انسان کی عادت بن جاتی ہے کہ جب موقعہ ملا' لوگوں کو پریشان کرنے کے لیے کسی نہ کسی کا نمبر ملانا شروع کر دیا۔ اس شخص کو کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ اس کی اس حرکت کی وجہ سے کسی نیک مرد یا نیک عورت کو کوئی ایسا معاملہ پیش آ سکتا ہے جو ان کی دنیا و آخرت تباہ کر دے۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے!

سبحان اللہ ... ! اس قوی الجثہ اور مضبوط نوجوان کا ایمان کہاں گیا؟ کہ وہ رات دو تین بجے تک صرف اس لیے بیدار رہتا ہے کہ وہ کسی مرد یا خاتون کی آواز سن سکے' مزید یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد قسمتی کہ وہ رات کا قیام تو دور کی بات' نمازِ فجر بھی ادا نہیں کرتا۔

اس ٹیلی فون نے بھی کیا کیا پریشانیاں پیدا کر دی ہیں...... پہلے فون پر الٹی سیدھی گفتگو پھر وعدہ...... پھر ایک نظر...... پھر براہِ راست گفتگو...... پھر خلوت میں ملاقات...... اور ...... بالآخر......؟ ایسی باتیں سیکھنے اور تجرباتی طور پر دیکھنے کے لیے سر سفید ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے پہلے ہی آگاہ کر دیا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس معاملے کو محض شغل یا تفریح سمجھتے ہوئے لا ابالی پن اختیار کیے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ معاملہ بس گفتگو تک محدود ہے...... کیا وہ بھول جاتے ہیں کہ جنگ و جدال کا آغاز بھی گفتگو سے ہوتا ہے؟ گفتگو سے ہی دلوں میں شفقت و محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں' اور اسی سے آگے تباہیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ بعض والدین اپنے پیارے بیٹوں اور بیٹیوں کی تربیت اور نگرانی کے بجائے لاڈ پیارے سے فون کی سہولت ان کے اپنے کمروں میں مہیا کرتے ہیں' باوجود اس بات کے کہ اس آلہ کے بہت سے مضر پہلو بارہا سامنے آتے رہتے ہیں۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کی برکت اور نافرمانی کی نحوست

محترم اور پیارے نوجوان بھائی......! آپ اطاعت کی برکت اور نافرمانی کی نحوست و بے برکتی میں ابھی ابھی تقابل کیوں نہیں کر لیتے؟

اطاعت میں ایک نور اور دنیا و آخرت میں کتنا اچھا انجام ہے، جب کہ نافرمانی اور گناہ اندھیروں، تاریکیوں اور بدترین انجام کا باعث بنتے ہیں، اور ان پر قبیح اثرات و نتائج مرتب ہوتے ہیں...... جن میں سے کچھ یہ ہیں:

① **علم سے محرومی:** میرے بھائی! کیا آپ نے کبھی دھیان نہیں دیا کہ آپ کی علم سے محرومی کی ایک وجہ معصیت و نافرمانی ہے؟

محترم بھائی!...... کیا آپ نے نافرمان اور راہ راست سے برگشتہ نوجوانوں کو دیکھا نہیں کہ وہ اکثر و بیشتر تعلیم کے میدان میں پیچھے ہوتے ہیں؟ بعض اوقات تو یوں ہوتا ہے کہ وہ تعلیم چھوڑ کر دوسرے کاموں میں پڑ جاتے ہیں، مگر تعلیم سے بے رخی اختیار کرنے سے انہیں دوسری مشکلات گھیر لیتی ہیں۔ کوئی کام اور مصروفیت نہ ہونے کی وجہ سے اپنے دوست احباب اور ہم جماعت لڑکوں کے ساتھ وقت ضائع کرتے رہتے ہیں اور طرح طرح کے خیالات ان کے ذہن میں در آتے ہیں۔ یہ خیالات آنے بھی چاہئیں جیسا کہ مشہور ہے:

"بے کار ذہن شیطان کا گھر۔"

دوسری طرف ایک صالح اور محنتی نوجوان اسے آپ تعلیم میں نمایاں اور اساتذہ کے قریب پائیں گے۔ ایسے نوجوان کو آپ ہمیشہ تعلیم و تعلّم میں مشغول اور تعلیمی امور میں محو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائیں گے۔ تعلیم ترک کرنے کا تو ان کے ذہن میں خیال تک نہیں آتا۔ وہ اپنی اور مسلم امت کی مصلحت اور بہتر مستقبل کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم کے متعلق غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔

۲ **اللہ تعالیٰ سے دوری:** جس کی بناء پر آپ کے دل میں ایک خوف بسا رہتا ہے' وہ اس لیے کہ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو آپ پر مایوسی اور وحشت طاری ہو جاتی ہے' یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ اسے پکاریں بھی اور اس کی نافرمانی بھی کریں؟ اس کی معصیت کر کے ہم کیسے اس کے سامنے دامن پھیلائیں؟ اس طرح کے خیالات ہمارے ذہن میں جنم لیتے ہیں اور آپ کو اللہ کی مزید نافرمانیوں میں ڈال کر آپ کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان دوری پیدا کر دیتے ہیں۔

ایک تابع فرمان مؤمن تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا اور گڑگڑا کر التجائیں کرتا ہے' اللہ جل جلالہ سے محبت کرتا ہے' اس کا ذکر کرتا ہے' گھر کے اندر جاتا ہے تو اللہ کے نام سے اور باہر نکلتا ہے تو اس کے نام سے' کھانا پینا اللہ تعالیٰ کے نام سے اور سواری کرنا یا کہیں ٹھہرنا بھی اسی کے نام سے' اگر خطا ہوئی تو اللہ عزوجل سے معافی کا طلب گار ہوا' ایمان واسلام اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی منادی ہوئی تو فوراً کہا: ہم نے سنا اور مان لیا۔

۳ **آپ کے اور لوگوں کے مابین اجنبیت:** ایک نافرمان کے اور عام لوگوں کے مابین آپ بعد واجنبیت اور حجاب سا پائیں گے۔ لوگ اس سے کھچے کھچے رہتے ہیں۔ لوگ اس کا اعتبار کرتے ہیں نہ اس سے محبت۔ اس طرح لوگ اس سے مانوس بھی نہیں رہتے۔

اس کے برخلاف اللہ کے تابع فرمان اور مطیع شخص کے لوگ قریب ہوتے ہیں اور اس سے محبت کرتے ہیں' اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کی دوستی پر فخر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس پر اتنا زیادہ اعتماد کرتے ہیں کہ انہیں اپنے اور اس کے مابین کوئی دوری محسوس نہیں ہوتی۔ یہ سب کچھ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتے ہیں۔

۴ **مشکلات کا سامنا:** جب کوئی شخص نافرمانی کا راستہ اپنا لیتا ہے تو اسے ہر قدم پر مشکل پیش آتی ہے۔ جب کہیں داخلہ لینا چاہے تو داخلہ نہ ملا، ملاقات چاہی تو اس میں ناکامی ہوئی، کاروبار اور تجارت میں ناکامی ہوتی ہے، اگر کوئی ارادہ بنایا تو ناکام رہا، اگر گاڑی خریدی تو اس کا ایکسیڈنٹ ہوگیا یا وہ ضائع ہوگئی، اس طرح وہ جدھر کا رخ کرتا ہے، ہر راستہ اسے بند ملتا ہے۔ یہ اس لیے کہ جب اللہ جل جلالہ کسی بندے سے نفرت کرتے ہیں تو اس پر زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔

ہاں.....! کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ ناکامیاں ہی کامیابیوں کا زینہ بن جاتی ہیں، وہ اس طرح کہ ناکامی ہوئی، قدم لڑکھڑائے تو انتباہ ہوا کہ خبردار! راستہ بدلو..... تم غلط راہ پر ہو راستہ بدلو اس راہ پر چلنے سے دنیا میں تمہاری کامیابی نہ آخرت میں لہٰذا راستہ بدلو، زندگی کا انداز بدلو۔

تو اس ناکامی کی وارننگ سے جو متنبہ ہو کر سنبھل گیا اور تائب ہو گیا تو گویا کامیاب ہو گیا، ورنہ ڈوب گیا۔

مسلسل نافرمانی کے خطرات

جب آپ مسلسل نافرمانی کرتے رہیں گے تو ایک وقت آئے گا کہ آپ اس کے عادی ہو جائیں گے اور آپ گناہ کو گناہ نہ سمجھیں گے، بلکہ اس کے برعکس گناہ کو اچھا سمجھنے لگیں گے، اور اس کے جواز کے لیے تاویلیں سوچنے لگیں گے، حتیٰ کہ آپ ان لوگوں میں سے ہو جائیں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَفَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ فَرَءَاهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِى مَن يَشَآءُ ۖ ﴾ (فاطر: ۳۵/ ۸)

''کیا وہ شخص جس کے برے اعمال اس کے لیے مزین کر دیے گئے ہیں اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں اچھا سمجھتا ہے۔ (اس کی طرح ہو سکتا ہے جو واقعی ہدایت یافتہ ہے؟) یقیناً اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔''

اور اسی وجہ سے ایسا شخص اللہ عزوجل کی نظر رحمت سے محروم ہو کر اس کے غضب اور غصے کا مستحق قرار پائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے اور اس کی حالت ان لوگوں جیسی ہو جائے جن کے بارے میں کہا گیا ہے:

﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝﴾ (المطففین: ۸۳/ ۱۴)

''بلکہ ان کے دلوں پر ان کے برے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔''

جس شخص کے دل پر مہر لگا دی جائے تو وہ اس قدر غافل ہو جاتا ہے کہ اسے کوئی نیکی' نیکی نظر آتی ہے نہ کوئی برائی اسے برائی لگتی ہے' بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ جتنا زیادہ گناہوں کے پھندے میں پھنستا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ خوش ہوتا ہے' اور پھر اس کی زندگی حیوانوں جیسی ہو جاتی ہے جنہیں کسی بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

مسلسل گناہ کرنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور اس بات کے ثبوت کے لیے صرف ایک واقعہ کافی ہے۔ ایک دفعہ ایک ۲۰ سال کی جوان حاملہ عورت کو ہسپتال میں لایا گیا۔ اس نے ایک صحت مند اور خوبصورت بچے کو جنم دیا۔ لیکن یہ عورت سخت پریشانی میں مبتلا تھی۔ دلی قلق و اضطراب اور مسلسل آہ و بکا کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ' آنکھیں پھٹی ہوئی اور سخت خوف زدہ تھیں۔ جب ہسپتال والوں نے اس عورت سے کہا کہ بچے کے والد کو بلا بھیجے تاکہ وہ زچہ و بچہ کو لے جائے تو معاملہ کچھ مزید پیچیدہ ہو گیا۔ وہ پہلے سے بھی شدت سے رونے لگی' اور قریب تھا کہ شدتِ غم سے بے ہوش ہو جائے۔ تب ہسپتال کے ذمہ داران نے اس عورت سے علیحدگی میں رونے کی وجہ پوچھی۔ پہلے تو وہ عورت کتراتی رہی' مگر مسلسل اصرار پر اس نے بتایا کہ یہ اس کے اپنے والد کا بچہ ہے۔ مسلسل گناہ اور جرائم کے ارتکاب کی وجہ سے اس کا والد اس قدر جرأت مند بن گیا کہ وہ منشیات کا استعمال کرنے لگا۔ نشہ کی حالت میں محرم و غیر محرم اور کسی اجنبی عورت کی اسے تمیز نہ رہتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض اوقات یہ بدبخت باپ اپنی ہی بیٹی سے منہ کالا کرتا۔ یہ کس قدر قبیح' غلیظ اور بدترین گناہ ہے۔ اگر ہمیں بتایا جاتا کہ پچھلی امتوں میں اس گناہ کا ارتکاب کیا گیا ہوتا تو ہمیں یہ بہت گھناؤنا گناہ لگتا اور یقیناً ہم خوف زدہ ہو کر کہتے:

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

بالفرض یہ گناہ اگر کفار کے ممالک میں کیا جاتا تو بھی ہمیں یہ عجیب اور برا لگتا۔

اگر ہمارے علم میں آئے کہ اس طرح کے عجیب وغریب اور گھناؤنے گناہوں کا ارتکاب وہ لوگ کر رہے ہیں جو اپنی زبانوں سے کلمہ شہادت کا اقرار کرتے ہیں' اور بعض اوقات وہ آیات بھی سنتے ہیں جو ان پر پڑھی جاتی ہیں' مگر ان کے پتھر دلوں پر ان آیات کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ ان کے دل تو اس قدر مسخ کر دیے گئے ہیں کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ نیکی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔

محترم بھائی!...... اس قبیح فعل کو اپنے آپ سے آپ بعید نہ سمجھیں۔ آپ یہ نہ کہیں کہ یہ گناہ کہاں اور میں کہاں؟ کیونکہ بہت سے قبیح اور بدترین گناہوں کا آغاز معمولی خطا سے ہوتا ہے۔ جس نے اس بدترین گناہ کا ارتکاب کیا' پہلے اس نے شراب کا ایک گھونٹ پیا ہوگا' اسی طرح کبھی کسی پر غلط نگاہ ڈالی' فحش میوزک سنا یا فحش تصاویر دیکھیں' پھر اس گناہ اور فسق و فجور میں غرق ہوتا گیا' حتیٰ کہ بدترین جرم کر لیا۔ چینی زبان میں ایک مثال ہے:

''ایک میل کی مسافت طے کرنے کا آغاز ایک قدم سے ہوتا ہے۔''

یا جیسے عربی میں ہے کہ:

''جنگل کی بہت بڑی آگ کی ابتدا ننھی سی چنگاری سے ہوتی ہے۔''

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت' ایک نصیحت آموز حقیقت

میرے محترم اور پیارے بھائی......! کیا آپ جانتے ہیں کہ دنیا کی زندگی جتنی بھی طویل ہو' جائے پھر بھی مختصر ہے' ہمیں اور آپ کو وقتِ مقرر پر اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۸۵)

''ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور قیامت ہی کے دن تم کو پورے پورے تمہارے اعمال کے بدلے دیے جائیں گے۔ پھر جو شخص دوزخ سے ہٹایا گیا (پل صراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر ہے' پار ہو گیا) اور جنت میں اس کو داخل کر دیا گیا بے شک وہ کامیاب ہو گیا' اور دنیا کی زندگی تو محض دغا (دھوکے) کی پونجی ہے۔''

کیا آپ کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں گزرا کہ آپ اپنی گوناگوں زندگی کے ایام سے کسی دن ان گھروندوں (قبروں) کی زیارت کو نکلیں جن گھروں میں ٹوٹ پھوٹ کے باوجود مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے:

اَتَيْتُ الْقُبُوْرَ فَنَادَيْتُهَا فَاَيْنَ الْمُعَظَّمُ وَ الْمُحْتَقَر
وَ اَيْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِهِ وَ اَيْنَ الْعَظِيْمُ اِذَا مَا افْتَخَر
تَنَادَوْا جَمِيْعًا فَلَا مُخْبِرٌ وَ مَاتُوْا جَمِيْعًا وَ اَضْحَوْا عِبَر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں قبروں کے پاس پہنچا اور آواز دی: آج شان والے اور حقیر کہاں ہیں؟ وہ اپنی عقل و ذہانت پر فخر کرنے والے اور جاہ و حشمت پر اترانے والے کہاں چلے گئے؟

سب کی طرف سے زبانِ حال سے ایک آواز آئی کہ ان کا کچھ پتہ نہیں (صرف یہ معلوم ہے کہ) سب فوت گئے اور باعث عبرت بن گئے۔"

کیا آپ نے قبریں دیکھی ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قبروں پر جایا کرو، وہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں گی اور دنیا داری سے بے رغبت کریں گی۔"

چند لمحے قبروں کے پاس کھڑے ہوں، دیکھیں اور غور و فکر کریں کہ سابقہ کتنی قومیں، کتنی امتیں اور نسلیں زمین میں دفنا دی گئیں اور آپ کے کتنے عزیز و اقارب، آبا و اجداد فوت ہو کر اپنے انجام کو پہنچ گئے؟ اور آپ انہی کے نقشِ قدم پر ہیں۔

ایک دن میں ایک کالج کے طلبا کو کلاس روم میں نصیحت کر رہا تھا۔ میں نے انہیں کہا: محترم بھائیو!...... کچھ غور کریں، اس کلاس روم میں آپ کی تعداد چالیس ہے، ساتھ والے کمرے میں اسی تعداد میں لڑکے ہیں، دوسرے کمروں میں بھی اسی تعداد کے لگ بھگ لڑکے ہیں۔ اگر اس بڑی تعداد کو دیکھیں اور سوچیں کہ کیا اس سال ہم میں سے کسی نے بھی فوت نہیں ہونا؟...... سبحان اللہ! انہیں طلبا میں سے جن سے میں موت کے حوالے بات کر رہا تھا، تقریباً ایک ہفتہ بعد ایک نوجوان اپنے ہم جولیوں کے ساتھ ایک سوئمنگ پول میں تیراکی کے دوران ڈوب کر فوت ہو گیا۔

شاعر کے یہ الفاظ کس قدر حقیقت پر مبنی نظر آتے ہیں:

وَسُبْحَانَ مَنْ يُحْيِيْ وَ يُفْنِيْ وَتَخْلُفُ   الدُّهُوْرَ دُهُوْرٌ وَ الْاَنَامَ اَنَامٌ

"پاک ہے وہ ذات جو زندہ کرتی ہے اور مارتی ہے۔ ایک دور کے بعد دوسرا دَور چلا آتا ہے اور مخلوق کے بعد دوسری مخلوق۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

لِكُلِّ أُنَاسٍ مَقْبَرٌ بِفِنَائِهِمْ　　فَهُمْ يَنْقُصُونَ وَ الْقُبُورُ تَزِيدُ
وَكَأَيِّنْ تَرَى مِنْ دَارِ حَيٍّ أُقْفِرَتْ　　وَ دَارٍ لِمَيِّتٍ بِالْفَنَاءِ جَدِيدُ
هُمْ جِيرَةُ الْأَحْيَاءِ أَمَّا مَحَلُّهُمْ　　فَدَانٍ وَ أَمَّا الْمُلْتَقَى فَبَعِيدُ

''سب لوگوں کا مرنے کے بعد قبر کا ٹھکانا انہی کے صحن میں ہے۔ لوگ کم ہو رہے ہیں مگر قبروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔
کتنے ہی گھر آپ پائیں گے جہاں زندگی کی چہل پہل تھی مگر اب وہ اجڑ گئے' لیکن مرنے کے بعد ان کے لیے قبروں کی صورت میں نئے گھر بنائے جاتے ہیں۔
وہ زندوں کے ہمسائے تو ہیں اور ان کے گھر بھی ان کے نزدیک ہیں' مگر ان سے ملاقات ناممکن اور محال ہے۔''

سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اکثر و بیشتر موت کا ذکر کرتے' حتی کہ ان کی یہ عادت معروف ہو گئی۔ اسی لیے جب شاعر حضرات ان سے ملتے تو وہ مدح' فخر اور تعریفی شعر کہنے کے بجائے' جس کے بادشاہ اور سلاطین عادی ہوتے ہیں' وعظ و نصیحت پر مبنی شعر کہتے۔ مشہور عربی شاعر اعشی نے کہا:

وَ بَيْنَمَا الْمَرْءُ أَمْسَى نَاعِمًا جَذِلًا　　فِي أَهْلِهِ مُعْجَبًا بِالْعَيْشِ ذَا أُفُقِ
غَرًّا أُتِيحَ لَهُ مِنْ حِينِهِ عَرَضٌ　　فَمَا تَلَبَّثَ حَتَّى مَاتَ كَالصَّعِقِ
ثُمَّ أَضْحَى ضُحًى مِنْ غِبِّ ثَالِثَةٍ　　مُقْنِعًا غَيْرَ ذِي رُوحٍ وَ لَا رَمَقِ
يُبْكَى عَلَيْهِ وَ أَدْنَوْهُ لِمُظْلِمَةٍ　　تُعْلَى جَوَانِبُهَا وَ الْفَلَقِ
فَمَا تَزَوَّدَ مِمَّا كَانَ يَجْمَعُهُ　　إِلَّا حُنُوطًا وَمَا وَارَاهُ مِنْ خِرَقِ
وَغَيْرَهُ نَفْحَةُ أَعْوَادٍ تُشَبُّ لَهُ　　وَ قَلَّ ذٰلِكَ مِنْ زَادٍ لِمُنْطَلِقِ

''کبھی آدمی خوب خوشحال اور صاحبِ ثروت ہو جاتا ہے' گھر میں خوشی اور آفاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم تک معیشت میں مگن ہو جاتا ہے۔ وہ اس دھوکے میں پڑا ہوتا ہے کہ اچانک موت آ جاتی ہے اور وہ تھوڑی ہی دیر میں بے ہوش پڑا ہوتا ہے۔ پھر تین دن نہ گزرے کہ دن چڑھے تقدیر کے سامنے مطیع ہو کر روح و زندگی سے فارغ ہو جاتا ہے۔ لوگ رو رہے ہوتے ہیں اور پھر خود ہی اسے اندھیری کوٹھڑی کے پاس لے جاتے ہیں' اسے قبر میں ڈال دیتے ہیں جو چاروں طرف سے بند ہوتی ہے۔ جو کچھ دنیا کا مال جمع کرتا رہا اس میں سے کچھ بھی ساتھ نہ لے جا سکا سوائے حنوط خوشبو کے اور چند کپڑے کے چیتھڑوں کے' (یعنی خوشبو دار کفن کے) یا ان کے علاوہ قبر کی کچھ لکڑیاں جن کی مہک اس کے دماغ تک پہنچا کرتی تھی۔ اور اس سفر کے لیے یہ بہت ہی قلیل زادِ راہ ہے۔''

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اشعار سن کر زار وقطار روئے' حتیٰ کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور وہ فرمانے لگے: اس طرح کے اشعار مزید سناؤ!

اچھا خاتمہ اور برا انجام

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ جُلَسَاؤُهٗ))

''ہر مرنے والے کے دوست احباب اس کے سامنے کر دیے جاتے ہیں۔''

یعنی دنیا میں جیسے بھی آپ کے دوست احباب اور ساتھی تھے چاہے اچھے یا برے' جب آپ کو موت آتی ہے تو وہ گویا آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی بنا پر ہم علما کو اچھے اور برے خاتمے کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے نیک اور متقی لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں ایک ہی فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ ان کا انجام اچھا ہو۔ دوسری طرف ہم جیسے کوتاہ عمل اور کوتاہ بین لوگوں کا کیا بنے گا؟

امام ابنِ جوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الثبات عند الممات'' میں ایک آدمی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا واقعہ ذکر کیا ہے جب اس کی موت کا وقت قریب آن پہنچا تو اسے کہا گیا: ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھو تو اس نے کہا: میں اس کلمہ کو نہیں مانتا۔

ایک اور شخص سے آخری وقت میں کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو تو اس نے کہا: میرے اور کلمہ کے مابین کوئی رکاوٹ ہے۔ مندرجہ ذیل آیت میں ایسے ہی لوگوں کی بابت کہا گیا ہے:

﴿ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴾ (سبا: ۳۴/ ۵۴)

''ان کی خواہشات اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا جیسے کہ ان سے پہلے ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا' یقیناً وہ شک در شک میں پڑے ہوئے تھے۔''

امام ابنِ جوزی رحمہ اللہ نے ایک اور آدمی کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی موت کے وقت اس کی تکلیف اس قدر شدید ہوگئی کہ اس سے برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔ وہ موت کے قریب کہتا تھا کہ مجھے میرے رب نے انواع و اقسام کی تکالیف میں ڈالا' اگر اب مجھے ان کے بدلے میں جنت بھی مل جائے تو وہ بھی کم تر ہوگی' اور اس تکلیف کا بدلہ بھی کیا چیز بن سکتی ہے؟

اسی طرح موت کے وقت ایک شخص کی بے قراری اور بے صبری میں یہ حالت ہو گئی کہ وہ اپنے رب سے مخاطب ہو کر اپنی تکلیف و مصیبت کا یوں شکوہ کرتا ہے: اے میرے رب! تجھے میری تکلیف اور آزمائش سے کیا حاصل ہوگا؟

ہم اللہ عزوجل سے ایسے برے انجام سے پناہ مانگتے ہیں۔

ایک اور شخص کے متعلق ابنِ جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کو مرض موت میں یہ کہتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ پر بہت ظلم کیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالك

برے انجام کے متعلق بہت سے واقعات اور قصے پہلی کتب میں مذکور ہیں۔ ان واقعات میں ان لوگوں کو قریباً انہی حالات کا سامنا کرنا پڑا جن کا آج کل ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے' اور یہ اللہ کے باغی اور نافرمان لوگوں کے لیے زندہ مثالیں اور نصیحتیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے دوست لے ڈوبتے ہیں

ایک بیس سالہ نوجوان کا عجیب وغریب قصہ اس طرح مذکور ہے کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا کے کئی ممالک میں سیر و سیاحت کے ٹور پر گیا۔ وہ ادھر ہیروئن کا عادی بن گیا۔ ادھر یہ لعنت چونکہ بہت عام ہے' اور اس کی مالی حالت بھی اچھی تھی' لہٰذا وہ اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے لگا۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ اس نے ان ممالک میں گزارا اور اس کے بعد اسے وہاں سے مشکل سے نکالا گیا۔ اسے ایک شہر کے ہسپتال 'مستشفی الامل' میں داخل کرایا گیا' تو اسے وہاں سے پرکچھ افاقہ وسکون محسوس ہوا' پھر اسے کچھ دیر ادھر ہی رکھا گیا۔ جب اس کے برے دوستوں کو علم ہوا تو وہ بہت بے قرار ہوئے۔ وہ اس سے ملے اور ہسپتال سے جان چھڑانے پر بہت اکسایا۔ وہ بھی بالآخر اس پر راضی ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہو لیا۔ اس کی بدقسمتی دیکھیں کہ پہلی ہی محفل میں اس کے دوستوں نے اسے زیادہ مقدار میں ہیروئن دے دی جس سے وہ فوراً مر گیا۔ اللہ کریم ہمیں اس قسم کے برے خاتمہ سے محفوظ رکھے۔ آمین!

مجھے بھی ایک دفعہ ان ممالک کی سیاحت کا اتفاق ہوا۔ اس دوران مجھے وہاں کام کرنے والوں نے ایک خلیجی کا عبرت ناک واقعہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ساٹھ ستر سالہ شخص خلیج سے ان اخلاق باختہ اور شر و فساد کے مراکز میں آیا اور اس نے ایک ریسٹورنٹ میں کمرہ کرائے پر لیا۔ وہ وہاں کثرت سے' شراب نوشی کرنے لگا۔ ایک دن اس نے خوب شراب پی' پھر مزید جام پر جام چڑھاتا رہا' حتیٰ کہ اس کی طبیعت متلانے لگی اور اس کی حالت خراب ہونے لگی لہٰذا وہ قے کے لیے لیٹرین میں گیا' مگر بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا۔ کچھ وقت گزرا تو اس کے ساتھیوں نے دروازہ کھٹکھٹایا مگر دروازہ نہ کھلا۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھا کہ وہ شخص مردہ حالت میں پڑا ہے۔ اس کا جسم غلاظت سے لت پت تھا اور اس کا سر نجاست کے اخراج والی جگہ پر تھا اور وہ عبرت کا نشان بن چکا تھا۔

استغفر اللہ! اس رسوا کن' باعثِ عبرت اور نفرت انگیز انجام میں اور دوسری طرف ایک معزز و محترم اللہ کی راہ میں شہید کی فخریہ موت میں کتنا فرق ہے؟ اس کا فرشتے استقبال کرتے ہیں اور حوریں اس کی راہ تکتی ہیں' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ مَعَ اَوَّلِ دُفْعَةٍ وَ يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ' وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

''ایک شہید کے لیے اللہ کی طرف سے چھ امتیازی عنایتیں ہیں: ① اسے پہلی مرتبہ ہی بخش دیا جاتا ہے اور شہادت کے وقت اس کا جنت میں مقام اسے دکھا دیا جاتا ہے' ② اور عذاب قبر سے اسے پناہ مل جاتی ہے' ③ اور بڑی گھبراہٹ (قیامت) سے اسے امن مل جاتا ہے' ④ اور روز قیامت اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا' جس کے ایک یاقوت کی قیمت دنیا اور اس کی سب چیزوں سے زیادہ ہے' ⑤ اور اس کی شادی جنت کی بہتر (۷۲) حوروں سے کر دی جائے گی ⑥ اور وہ اپنے عزیز و اقارب میں ستر آدمیوں کی سفارش کر سکے گا۔ (ترمذی: ۲۶۳۔ ابن ماجہ ۲۷۹۹)

ان دونوں اموات میں کتنا زیادہ فرق ہے! ایک کے مقدر میں ذلت و رسوائی اور دوسرے کے نصیب میں انتہائی رفعت اور عظمت حالانکہ وہ دونوں انسان ہیں اور دونوں مکلف ہیں۔

ایک قابلِ اعتماد دوست نے مجھے بتایا کہ اس کے دوست کا بھائی بہت بے دین' سیکولر ذہن کے لوگوں کی طرح گندے اور کفریہ عقائد رکھنے والا تھا۔ اس کا بھائی اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندونصیحت کرتا رہتا مگر اس پر اس کا کچھ اثر نہ ہوتا۔ ہوا یہ کہ یہ ملحد اور بے دین شخص ایک جان لیوا مرض ''کینسر'' میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا بھائی اس کے پاس آتا اور اس سے بات چیت کرتا۔ اسے امید تھی کہ اللہ اس کے بھائی کی موت آسان کر دے گا۔ ایک دن ایسے ہوا کہ اس کے مریض نے اسے کہا کہ قرآن کریم لے آؤ۔ اس کا بھائی قرآنِ کریم لانے کے لیے کھڑا ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ اس کا خاتمہ اچھا ہو جائے۔ جب وہ قرآنِ کریم کا نسخہ لے آیا تو اس کے بھائی نے قرآن کریم ہاتھ میں پکڑ کر کہا: کیا یہ قرآن کریم ہے؟ جواب دیا گیا کہ ہاں! یہ قرآن کریم ہے۔ اس نے فوراً کہا: میں اس قرآن کو نہیں مانتا......!!! اسی وقت اس کو موت آ گئی......!!

ہم نے شروع بحث میں امام مجاہد رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے' اس میں وہ اسی بات کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((مَا مِنْ مَّيِّتٍ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ جُلَسَاءُهٗ))

''جب کوئی مرنے لگتا ہے تو اس کے دوست احباب اس کے سامنے کر دیے جاتے ہیں۔''

چونکہ مذکورہ بے راہ رو اور منحرف کی دوستی ان لوگوں سے تھی جو کفر بکتے' اللہ اور اس کے رسول اور کتاب اللہ کے خلاف گفتگو کرتے' دین اسلام کا مذاق اڑاتے اور دین دار لوگوں سے بھی ٹھٹھا کرتے' اس کے لیے اسی طرح کے برے لوگ اور ان کے ساتھ کی ہوئی مجالس کے احوال موت کے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیے گئے' اور ان کے اس تصور و خیال نے اسے دین کے خلاف بہکایا اور اپنے کفر وگمراہی پر ڈٹے رہنے پر اصرار کیا' اور یہ ان کی خیالی باتوں میں آ گیا۔

مختلف گناہوں کا ارتکاب کرنے والے نشئی وغیرہ ہر ایک کے متعلق آپ یہی کہہ سکتے ہیں کہ ان کی طرح کے برے لوگ ان کے دوست بن جاتے ہیں اور وہ نعوذ باللہ انہیں گناہوں پر مسلسل اکساتے رہتے ہیں۔

میرے پیارے بھائی!...... اس برے شخص کے برے انجام اور دوسرے نیک آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خاتمہ بالخیر دونوں کے مابین آپ خود مقابلہ کریں اور فیصلہ کریں کہ آپ کو کون سا انجام پسند ہے۔ اس پر خوب غور کریں۔ اس سلسلہ میں بہت سے واقعات ماضی اور حال میں معروف ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا جب موت کا وقت قریب آیا تو وہ یہ دعا مانگنے لگے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَبَاحٍ اِلَی النَّارِ لَا اَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ مَرْحَبًا بِالْمَوْتِ حَبِيْبٌ جَاءَ عَلٰی فَاقَةٍ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ آگ کی طرف جانا پڑے۔ وہاں جسے ندامت کا منہ دیکھنا پڑا وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ موت کو خوش آمدید! جو ایسا ساتھی ہے کہ کتنے فاقے دیکھنے کے بعد آیا۔''

جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا وقت قریب آن پہنچا تو وہ کہنے لگے: کل ہم اپنے دوست احباب سے ملیں گے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام سے ملیں گے۔ جب ان کی بیوی نے آہ و بکا کی ''ہائے بلال! وائے بلال!'' تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے ناخوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: واہ! کیا لمحہ فرصت اور کیا ہی وقتِ مسرت ہے!!

سیدنا خیثمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا جب وقت آن پہنچا تو ان کی بیوی ان کے پاس روتی ہوئی آئی۔ انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟

اس نے کہا: آپ کے بعد میں کسی سے نکاح نہ کروں گی؟

سیدنا خیثمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس چیز کا تو خواہش مند نہیں، مجھے اپنے بعد صرف اپنے فاسق و فاجر بھائی کا ڈر ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میرا شرابی بھائی آپ سے شادی کر لے گا، اور جس گھر میں تلاوتِ قرآن کی جاتی ہے اس میں شراب نوشی ہوگی۔

اس شخص کے خیالات پر غور کریں کہ اسے اپنے آخری وقت میں کس چیز کی فکر ہے! اس کا خاتمہ یقیناً اچھا ہوگا۔ ان شاء اللہ

سیدنا مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کو نماز کے دوران حالت سجدہ میں موت آئی۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے پاس بیٹھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب لوگوں کو باہر نکال دیا۔ لوگ باہر نکل کر دروازے کے پاس ٹھہر گئے' اور کان لگائے کہ سنیں موت کے وقت سیدنا عمر کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے غور سے سنا' سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کہہ رہے تھے: ان مبارک چہروں کو خوش آمدید! جو جنوں یا انسانوں میں سے نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور فوت ہو گئے:

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ ﴾ (القصص: ۲۸/ ۸۳)

''آخرت کا یہ گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں کرتے۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔''

سیدنا آدم بن ایاس رحمہ اللہ نے مکمل قرآن کریم بستر مرگ پر ختم کیا' پھر انہوں نے دعا کی: اے میرے رب!...... تجھے میری محبت کا واسطہ ہے کہ بوقتِ موت تو میرا رفیق بنا' اس دن کے لیے یہی میری خواہش تھی۔ اس کے بعد انہوں نے کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے مرض الموت میں کہا: طاؤس بیان کرتے ہیں حدیث مجھے سناؤ' وہ مریض کے آہ و بکا کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ عبداللہ نے انہیں حدیث پڑھ کر سنائی' تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سوائے اپنی زندگی کی آخری رات کے کسی وقت نہ روئے۔

انسان کی یہی اچھی موت ہے جو خوش نصیب لوگوں کو آئی' کہ وہ اس حالت میں ان تمام غیر شرعی اور خلاف اسلام باتوں سے بچ جائے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ موت کے وقت ان کے والد بے ہوش ہوتے' پھر ہوش میں آ جاتے۔ ایک بار غشی طاری ہوئی' پھر آنکھ کھولی اور ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا: ''بعد میں! بعد میں!'' عبداللہ کہتے ہیں: تیسری مرتبہ انہوں نے جب ایسے کیا تو میں نے پوچھا: ابا جی! یہ کیسا اشارہ ہے؟ میں نے دیکھا ہے کہ آپ ہاتھ ہلاتے ہیں اور ساتھ کہتے ہیں: ''بعد میں! بعد میں!'' اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا' آپ نے مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے چین کر دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان ابلیس میرے پاس کھڑا ہے اور اپنی انگلیوں کو کاٹ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ احمد! تم نے مجھے (اپنے علم سے) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اور میں اسے کہتا ہوں: ''بعد میں! بعد میں! میری موت کے بعد'' (تمہارے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے یعنی جب تک جسم میں جان ہے اس وقت تک ائمہ محدثین کو بھی شیطان کے فتنے اور آزمائش کا خوف رہا ہے)

جب عبدالملک بن مروان کا آخری وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگا: اے دنیا!..... تو کتنی اچھی لگتی ہے، تیری لمبی زندگی بھی مختصر ہے اور تیرا بہت زیادہ بھی حقیر اور معمولی ہے، ہم تمہارے متعلق دھوکے ہی میں رہے۔ پھر عبدالملک نے یہ شعر پڑھے:

اِنْ تُنَاقِشْ یَکُنْ نِقَاشُكَ یَا رَبِّ عَذَابًا لَا طَوْقَ لِیْ بِالْعَذَابِ
اَوْ تَجَاوَزْ فَاَنْتَ رَبٌّ صَفُوحٌ عَنْ مُسِیْئٍ ذُنُوبُهُ کَالتُّرَابِ

''اگر تو نے حساب مانگ لیا تو تیرا حساب مانگنا ہی اے رب! ایک ایسا عذاب ہوگا جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں قوت نہیں۔

تو اگر معاف کر دے تو تو یقیناً معاف کرنے والا رب ہے، ایک ایسے خطا کار کو جس کے گناہ زمین کی طرح وسیع و بے اندازہ ہیں۔''

سیدنا محمد بن واسع رحمہ اللہ کا جب وقت وفات آیا، اس وقت ان کے پاس بہت لوگ کھڑے اور بیٹھے تھے، وہ ان سے مخاطب ہوئے اور کہا: اگر مجھے پیشانی اور پاؤں سے پکڑ کر کل آگ میں جھونک دیا گیا تو یہ لوگ میرے کس کام آئیں گے؟ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۝﴾

(الرحمن: ۵۵/۴۱)

''گناہ گار صرف حلیہ سے ہی پہچان لیے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں کے بال اور قدم جکڑ لیے جائیں گے۔''

زمانہ حال میں ایک پارسا نوجوان کا مشہور واقعہ ہے۔ اس نوجوان نے اپنی ساری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی تبلیغِ اسلام میں لگا دی۔ جوانی ہی میں اسے تکلیف ہوئی تو اسے ہسپتال لے جایا گیا۔ بعض قریبی دوست بتاتے ہیں کہ جب اس کا آخری وقت قریب آیا تو اس نے قرآن کریم کا نسخہ مانگا' کچھ تلاوت کرنے کے بعد اس نے قرآن کریم اپنے سینے پر رکھا' آنکھیں بند کیں اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے رات کو اس نوجوان کی نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا یہ اچھا انجام تھا۔

میرے پیارے بھائی...... ! اللہ سبحانہ و تعالیٰ کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا۔ کیا مذکورہ واقعات اور قصے آپ پر واضح کرنے کے لیے کافی نہیں کہ انسان کا انجام اس کے پچھلے اعمال کے مطابق ہوتا ہے؟ اگر آپ کو اسی لمحے اچانک موت آ جائے تو للہ! آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ کیا آپ اپنی اس حالت سے خوش اور مطمئن ہیں؟

کیا آپ اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لانے والے اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے رکنے والے ہیں؟

کیا آپ اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرنے والے' رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے اور اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں؟

یا کہ پھر آپ گناہوں اور نافرمانیوں کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں؟

محترم بھائی!...... انسان کا اچھا یا برا عمل اس کے اچھے یا برے انجام کا باعث بنتا ہے۔ جس نے ساری زندگی گناہوں اور نافرمانیوں میں گزاری' اس کے بارے میں اندیشہ ہے کہ اس کا انجام برا ہو گا اور اس بدقسمت کا ٹھکانا جہنم ہو گا!!!...... ہاں! اب بھی وقت ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں۔ خلوص سے توبہ کر کے اللہ کے دین کے وفادار اور رسول اللہ ﷺ کے فرمانبردار ہو جائیں......!!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد کیا ہو گا؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۸۵)

''ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔''

ایک شاعر نے اس کی ترجمانی یوں کی ہے:

وَ لَوْ اَنَّا اِذَا مِتْنَا تُرِكْنَا لَكَانَ الْمَوْتُ رَاحَةَ كُلِّ حَيٍّ
وَ لٰكِنَّا اِذَا مِتْنَا بُعِثْنَا وَ نُسْاَلُ بَعْدَهَا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ

''اگر ہماری موت کے ساتھ ہی معاملہ ہو جاتا تو موت ہر زندہ کے لیے سامانِ راحت ہوتی لیکن ہمیں مار کر دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بعد ہر چیز کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی۔''

میرے بھائی!...... کس کس قسم کے مشاہدات کا روزِ قیامت ہمیں سامنا کرنا پڑے گا؟ اور کون کون سی نعمتیں یا کیسے کیسے عذاب ہمارے منتظر ہیں؟

پارسا اور متقی لوگوں کے لیے آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں' خوشیاں اور مسرتیں ہیں کہ ان کی خوبیاں بیان کی جا سکتی ہیں نہ کسی دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔

مگر نافرمانوں اور باغی لوگوں کے لیے ایسے ایسے ہولناک اور خوف ناک عذاب تیار کر کے رکھے گئے ہیں کہ ان کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور دل کانپ اٹھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے گروہ کے متعلق ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) (بخاری ۳۲۴۴، مسلم ۲۸۲۴)

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور ان کا خیال تک کسی انسان کے دل میں نہیں گزرا ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ نے پارسا بندوں کے لیے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے جاننے کے لیے چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدۃ: ۳۲/ ۱۷)

''کسی کو بھی (ان نعمتوں کا) علم نہیں جو ہم نے مؤمنوں کے (اچھے کاموں کے بدلے میں) آنکھوں کی ٹھنڈک بنا کر ان کے لیے چھپا کر (آخرت میں) رکھی گئی ہیں۔''

آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں ہیں جو اس نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لیے آخرت میں چھپا کر رکھی ہوئی ہیں۔ مؤمن جب ان کو آخرت میں جنتوں میں دیکھیں گے تو ان کے دلفریب نظاروں سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ ان نعمتوں کو نیکیوں کے بدلے میں اللہ کریم سے بطورِ انعام پا کر وہ بہت خوش ہوں گے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے بندوں (کی مہمان نوازی) کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے کہ جسے آج تک کسی آنکھ نے دیکھا' نہ ہی کسی کان نے سنا' اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادُ الْمُضَمَّرُ السَّرِيْعُ فِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ))

''جنت میں ایک درخت اتنا بڑا ہے کہ ایک صحت مند تیز رفتار گھوڑا اگر ایک سو برس اس کے سائے کے نیچے دوڑتا رہے تو وہ سایہ ختم نہ ہوگا اور آیت ﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴾ (غیر محدود سائے) میں اسی سائے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ قیامت کے دن جنتیوں سے کہیں گے: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟

وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کیا ہے کہ اب ہم راضی نہ ہوں! کیا تو نے ہمارے چہروں کو منور نہیں کر دیا؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے دور نہیں کر دیا؟

اللہ فرمائے گا: کیا تم لوگوں کو اس سے بھی اچھی چیز عنایت نہ کروں؟

وہ پوچھیں گے: اس سے اعلیٰ چیز کیا ہو سکتی ہے؟

اللہ عزوجل ارشاد فرمائیں گے: میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لیے واجب کر دی ہے اور اس کے بعد تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا......!!''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن چہروں والا ہوگا۔ ان کے بعد داخل ہونے والے لوگ آسمان میں سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح منور ہوں گے۔ وہ اس میں تھوکیں گے نہ قضائے حاجت کریں گے اور نہ انہیں بلغم آئے گی۔ ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں جلنے کے لیے لوبان ہوگا۔''

سیدنا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا: اے اہل جنت! اب تم ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے' ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی تمہیں موت نہ آئے گی' ناز و نعم میں رہو گے اور کبھی تکلیف و مصیبت نہ آئے گی' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَنُودُوٓا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ﴾

(الاعراف: ۷/ ۴۳)

''اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو عوض دی گئی ہے تمہارے اچھے اعمال کے سبب۔''

دنیا اور ان کی نعمتوں اور لذتوں کی کیا حقیقت ہے؟ ان چیزوں میں کیا سرور اور خوشی ہے؟ دنیوی نعمتوں میں سے انسان جو کچھ بھی پسند کر لے وہ جنت کی نعمتوں کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ یہ نعمتیں انعاماتِ جنت کے بھلا کیسے مساوی ہو سکتی ہیں؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ جنت کے بارے میں فرماتے ہیں:

((لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ))

''جنت میں ایک کوڑے کے برابر (ایک مربع میٹر) جگہ دنیا کی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوا یا غروب ہوا۔''

اور ایک حدیث میں آپ نے فرمایا:

((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

جنت کی نعمتوں سے انسان کی محرومی ہی حقیقت میں اس کے لیے ناقابلِ تصور گھاٹا اور نقصان ہے' خواہ اسے کہا جاتا کہ مٹی ہو جاؤ اور وہ مٹی ہو جاتا اور عذاب نہ دیا جاتا۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ چہ جائیکہ جنت اور اس کی نعمتوں کے نقصان کے ساتھ اسے آگ میں عذاب دیا جائے گا اور طرح طرح کے دردناک عذاب سے اسے دوچار کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قَالَ ادْخُلُوا فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ ﴾ (الاعراف: ۷/ ۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا' سو ان کو دوزخ کا عذاب دوگنا دے۔''

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب کے متعلق فرمایا: کچھ لوگوں کے ٹخنوں تک آگ ہوگی اور کچھ لوگ گھٹنوں تک آگ میں ہوں گے' کچھ لوگوں کی کمر تک آگ ہوگی اور کچھ گردن تک آگ میں ہوں گے' کچھ ایسے ہوں گے جن کا پورا دھڑ آگ میں ہوگا۔ (مسلم:٢٨٤٥)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ٣/ ١٠٢)

''اے ایمان والو!...... اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے' اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں لوگوں کو کھانے کے لیے پیش کیے جانے والے ''زقوم'' کی تلخی اور کڑواہٹ کی وضاحت فرمائی:

لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمُ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ))

''اگر زقوم (درخت) کا ایک قطرہ دنیا میں پڑ جائے تو دنیا والوں کے لیے ان کی کھانے کی تمام چیزیں خراب ہو جائیں۔'' (ترمذی:٢٥٨٨)

اس شخص کی کیا حالت ہوگی جس کی خوراک ہی زقوم ہوگا؟

محترم بھائی!...... ہم زہریلی گیسوں' ہائیڈروجن بم اور تباہ کن کیمیائی و جراثیمی اسلحہ کے بارے کیسے ہی ڈر اور خوف سے باتیں کرتے ہیں' مگر زقوم کی حقیقت کو بھول جاتے ہیں؟ یہ اسلحہ جیسا بھی ہو انسان کی تخلیق ہے اور اس کی تباہی وہلاکت کی ایک نہ ایک حد ہے' اور یہ سارے اسلحہ جات مل کر بھی ساری زمین کو خراب نہیں کر سکتے' مگر زقوم کا تو قطرہ ہی ساری زمین اور اس کی معیشتوں کی تباہی کے لیے کافی ہے۔ یہ زقوم آخرت میں اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دردناک عذابوں میں سے ایک عذاب ہے' جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا:

﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ۝ طَعَامُ الۡاَثِیۡمِ ۝ کَالۡمُہۡلِ ۚۛ یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡنِ ۝ کَغَلۡیِ الۡحَمِیۡمِ ۝﴾ (الدخان: ۴۴/ ۴۳۔۴۶)

''بے شک زقوم کا درخت بڑے گنہگار کا کھانا ہے' جیسے کہ پگھلا تانبا۔ وہ پیٹوں میں ایسے کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔''

قیامت کے ہولناک عذابوں کی حقیقت جاننے کے لیے مندرجہ ذیل آیات کافی ہیں:

﴿ھٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّہِمۡ ۫ فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَہُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِہِمُ الۡحَمِیۡمُ ۝ یُصۡہَرُ بِہٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ وَ الۡجُلُوۡدُ ۝ وَ لَہُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِیۡدٍ ۝ کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَا مِنۡ غَمٍّ اُعِیۡدُوۡا فِیۡہَا ٭ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ۝﴾

(الحج: ۲۲/ ۱۹۔۲۲)

''یہ دو فریق (مؤمن اور کافر) مخالف ہیں جو اپنے رب کی بابت جھگڑ رہے ہیں' پھر جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے ان کے بدن کے موافق آگ کے کپڑے بنائے جائیں گے' ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس سے جو ان کے پیٹ میں ہے (آنتیں اور کھال) گل جائے گا اور ان کو (مارنے کے لیے) لوہے کے گرز ہوں گے۔ ہر بار جب وہ غم کے مارے اس سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیے جائیں گے' اور (ان سے کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔''

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ أَھْوَنَ أَھْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ وَإِنَّهُ لَيَرَى أَنَّهُ لَيْسَ فِي النَّارِ أَشَدُّ عَذَابًا مِنْهُ))

''آگ کا سب سے کم عذاب جس شخص کو ہوگا اُس کے دونوں جوتے اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تسمے آگ کے ہوں گے' جس سے اس کا دماغ ابلے گا۔ وہ سمجھے گا کہ آگ میں کسی اور کو اتنا سخت عذاب نہیں۔'' (بخاری: ٦٥٦١۔مسلم ٢١٣)

اس کے مقابلے میں اس شخص کا کیا حال ہو گا جو جہنم کے عین درمیان میں ہو گا' جہنم کی آگ دہکتی ہو گی' ''زقوم'' کھائے گا اور غسلین پیئے گا' ہتھوڑوں سے اسے مارا جائے گا اور جہنم میں عذاب اور حسرت وافسوس کے سوا اسے کچھ نہ ملے گا۔

ہر شخص کو اتنے گناہ کرنے چاہئیں کہ جتنی برداشت کی اس میں طاقت ہے ورنہ......
لہٰذا ہم بھائیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہیے۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَوْ تَعْلَمُوْنَ' مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ))

''جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں علم ہو جائے تو روؤ زیادہ اور ہنسو کم' اور تم گڑگڑاتے ہوئے ویرانوں اور قبرستانوں کی طرف نکل جاؤ۔''

(بخاری ٦٤٨٥۔ مسلم: ٢٣٥٩)

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آؤ...... چلے آؤ!......

توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں!

میرے پیارے نوجوان بھائی...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر: ۳۹/ ۵۳)

''کہہ دیجیے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں' اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ' یقیناً اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف کرنے والا ہے' وہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْئُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا))

''اللہ تعالیٰ رات کو دستِ مغفرت پھیلاتے ہیں تاکہ دن کو خطا کرنے والا توبہ کر لے' اور دن کو دستِ مغفرت پھیلاتے ہیں تاکہ رات کو خطا کرنے والا توبہ کرے۔ یہ پیشکش سورج کے مغرب سے طلوع ہونے (قیامت آنے) تک جاری رہے گی۔''

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہے کہ توبہ کے دروازے کی مسافت ستر برس ہے۔ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک یہ بند نہ کیا جائے گا۔ (ترمذی: ۳۵۳۹)

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً منقول ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((یُقْبَلُ تَوْبَةُ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ))

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ غرغرہ تک (موت سے پہلے) قبول فرماتے ہیں۔''

(احمد: ۶۱۲۰۔ ترمذی ۳۵۳۱۔ ابن ماجہ: ۴۲۵۳)

''میرے پیارے بھائی!...... جلدی کریں اور جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے' توبہ کرلیں۔ جب مغرب سے سورج نکل آئے گا تو پھر آپ کو توبہ کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ ہم اب اس دور میں قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں رہ رہے ہیں؟ یا یہ کہہ لیں کہ ہم بالکل قیامت کے دروازے تک پہنچ چکے ہیں۔ میری آپ سے ایک ہی نصیحت ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے غرغرہ شروع ہونے سے قبل اور روح حلق میں اٹکنے سے پہلے پہلے توبہ کرلو ورنہ آپ کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ))

''تمام بنی آدم خطا کار ہیں اور بہتر وہ ہیں جو خطا کرکے توبہ کریں۔''

میرے پیارے بھائی!...... اللہ کی قسم! مجھے آپ سے دلی محبت وشفقت ہے اور میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ میری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ آپ توبہ کرنے والے بن جائیں' کیونکہ ہم سب خطا کار ہیں' تو ہم میں سے کون کون توبۃ النصوح کرنے کے لیے تیار ہے؟

توبہ کے باب میں آخر پر میں ایک (العائدون الی اللّٰہ کتاب سے) نصیحت پر مبنی واقعہ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک ایسے نوجوان کا قصہ ہے' جس کا والد اس کے بچپن میں فوت ہوگیا تھا۔ اس کی دیکھ بھال اور تربیت کی ذمہ داری ماں کے کندھوں پر آن پڑی' تو ماں نے راتوں کو جاگ کر اس فرض کو خوب نبھایا۔ وہ اپنے بچے کا پیٹ پالنے کے لیے پڑوس کے گھروں میں کام کرتی رہی۔ جب یہ بچہ جوان ہوا تو تعلیم کے لیے باہر کے ممالک میں چلا گیا۔ وہ تعلیم کی اعلیٰ ڈگری لے کر آیا' مگر اس کا دماغ بالکل دھو دیا گیا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افکار و نظریات میں ملحد بن گیا' اور اس کے اخلاق اتنے بدل گئے کہ وہ والدہ کی قدر ومنزلت بھی بھول گیا۔ جب اس نے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی والدہ نے ایک نیک اور صالحہ لڑکی کا انتخاب کیا' مگر اس جوان نے اسے قبول نہ کیا۔ وہ من مانی کرتے ہوئے کسی اونچے طبقے کی آزاد خیال عورت تلاش کرنے لگا جس میں وہ بالآخر کامیاب ہو گیا' اور اپنی بیوی کو اس نے والدہ کے ساتھ ٹھہرایا۔ صرف چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ اس نے ایک دن اپنی بیوی کو روتے ہوئے پایا۔ اس نے وجہ پوچھی تو اس کی بیوی نے کہا: میں آپ کی والدہ کے ساتھ اس گھر میں نہیں رہ سکتی' میرے صبر کی انتہا ہو چکی ہے۔ وہ جوان کہتا ہے کہ مجھے اپنی والدہ پر اتنا غصہ آیا کہ میں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ میری والدہ مجھے چھوڑ کر جانے لگی تو بار بار مڑ کر دیکھتی اور کہتی: میرے بچے! اللہ تمہیں خوش وخرم اور خوش حال رکھے!

وہ نوجوان کہتا ہے کہ جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا اور مجھے کچھ ہوش آیا تو اپنی والدہ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا' لیکن اسے کہیں نہ پا سکا۔ جب گھر واپس آیا تو چند دنوں میں ہی میری بیوی کی ذہانت اور حسن و جمال نے مجھے میری اچھی والدہ بالکل بھلا ہی دی۔ ...... کچھ عرصہ بعد مجھے ایک موذی مرض لگ گیا اور مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ میری والدہ کو میرے متعلق علم ہوا تو مجھے ملنے ہسپتال آئی' مگر مجھے ملنے سے قبل اس کا سامنا میری بیوی سے ہو گیا۔ میری بیوی نے کہا: تمہارا بیٹا یہاں نہیں ہے' آخر تم ہم سے کیا چاہتی ہو؟ تم یہاں سے چلی جاؤ' ہمیں تمہاری بالکل ضرورت نہیں۔ میری والدہ واپس مڑی اور کچھ کہے بغیر چلی گئی۔

کچھ دیر بعد مجھے جب افاقہ ہوا تو میں ہسپتال سے فارغ ہو گیا۔ مگر کچھ ہی دیر بعد میری صحت دوبارہ گرنے لگی۔ دوبارہ ہسپتال میں داخل ہوا تو میری ملازمت ختم ہو گئی' مجھ پر قرض چڑھنے لگے' دوست مجھے چھوڑ گئے اور دوسرے لوگ بھی مجھ سے دور ہو گئے۔

ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کہا: میں تمہیں پسند نہیں کرتی' مجھے طلاق دے دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس کوئی ملازمت ہے نہ معاشرہ میں تمہارا کوئی مقام ہے' لہٰذا مجھے تمہاری بالکل چاہت نہیں۔

وہ نوجوان کہتا ہے کہ میرے لیے یہ ایک شدید جھٹکا تھا' مگر میں اس کا مستحق تھا۔ شاید اسی نے مجھے خواب غفلت سے بیدار کر دیا اور اعلیٰ طبقے کی حسین و فطین بیوی کی طرف سے ٹھکرائے جانے کے بعد مجھے رہ رہ کر ماں یاد آنے لگی۔ میں اپنی والدہ کی تلاش میں نکلا جو بالآخر مجھے مل گئیں۔ مگر کہاں؟...... کچھ محسنوں کے صدقہ و خیرات پر گزارہ کرتی رہی۔ اکثر و روتے رہنے کی وجہ سے والدہ کا جسم انتہائی کمزور اور لاغر ہو گیا تھا۔ جونہی میں نے اپنی والدہ کو دیکھا' ان کے قدموں میں پڑ گیا اور پاؤں سے لپٹ کر خوب رویا' وہ بھی میرے ساتھ رونے لگیں' اور نہ جانے کتنی دیر تک ہم مل کر روتے رہے اور ہمارے آنسو بہتے رہے۔ پھر میں نے امی کو سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا' اپنے کیے پر پچھتایا اور انہیں اس گھر لایا جہاں سے میں نے اپنی بدبختی کے دور میں انہیں نکالا تھا' اور پھر زندگی بھر میں نے والدہ کی اطاعت کی۔

یہ نوجوان کہتا ہے کہ اب مجھے زندگی سے لطف آنے لگا ہے اور اب میں اپنی زندگی کی محبوب ترین ہستی والدہ کے ساتھ آرام اور سکون کے ساتھ دن گزار رہا ہوں۔

ہم اللہ سے دست سوال دراز کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے پہلے ہمیں توبۃ النصوح کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان لڑکوں کے نام...

یہ نوجوان نسل ہی ہے کہ جنہوں نے ملک وملت کی باگ ڈور سنبھالنی ہوتی ہے اور اس کو دنیا میں بام عروج پر پہنچا کر باعزت مقام عطاء کرنا ہوتا ہے۔

باہمت باحیاء باصلاحیت غیور بہادر جرأت مند نوجوان ہی قوموں کو جینے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ اپنی قوم کو دشمن کے عسکری تہذیبی وثقافتی حملوں سے بچاتے ہیں اور دشمن پر کاری ضرب لگا کر اپنی ملت کی کشتی کو ڈوبنے سے بچاتے ہیں۔

یوں سمجھ لیں قوم کے تمام معاملات کے سدھار کا انحصار نوجوان نسل کے عمل پر ہوتا ہے۔

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ فکری اور عملی اعتبار سے بہت نازک ہے نوجوان کہ جنہوں نے ملت کی نیا کو ڈوبنے سے بچانا تھا وہ خود کفار کی سازشوں کا شکار ہو کر کفر وضلالت کے اندھیروں میں ڈوب چکے ہیں۔ آج نوجوان کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ اس نے اپنی زندگی کیسے گزارنی ہے؟ تو وہ قوم وملت کی زندگیوں کو تباہی سے کیسے بچا سکتا ہے؟ وہ ہر وقت ڈش کیبل اور انٹرنیٹ پر بیٹھا رہتا ہے۔ اپنی ہی بہنوں کا پردہ اور دوپٹہ کھینچتا ہے عشق ومحبت کے نام پر دوسری عفت مآب بہنوں کے آنچل تار تار کرتا ہے۔ والدین کے لئے ہمیشہ پریشانی کا باعث بنا رہتا ہے۔ نوجوانوں کے ایسے اعمال سے پوری قوم ایک دردناک عذاب میں مبتلا ہے۔

اس کتاب میں مسلم نوجوان کو بتایا گیا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے جبکہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اس کی زندگی کا رخ کس طرف ہونا چاہئے۔ اسے کن کے خلاف کام کرنا چاہیے اور کن سے محبت کرنی چاہئے۔ محبت کیا ہے۔ کیوں کی جاتی ہے اور کن سے کی جاتی ہے؟ نیز آج کے نوجوان نے اپنے شب وروز کس طرح گزارنے ہیں۔ کہ جس کی بناپر وہ دنیا میں بھی بلند مقام حاصل کر سکے اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی موٹی آنکھوں والی خوبصورت حوریں اس کا والہانہ استقبال کرتے ہوئے اس کو کامیابی کا مژدہ جانفزا سنائیں۔ یہ کتاب نوجوانوں کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔

دارالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
DARULIBLAGH

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ